بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اللہ نزل احسن الحدیث (القرآن)



بیاد

حضرت مولانا سید محمد داود غزنوی رحمہ اللہ

حضرت مولانا محمد اسماعیل سلفی رحمہ اللہ



ہفت روزہ

اہلِ حدیث لاہور

مرکزی جمعیۃ اہلِ حدیث پاکستان کا ترجمان

مسلک اہلِ حدیث کا داعی

جلد: 44 | ۱۰ تا ۱۶ محرم ۱۴۳۵ھ — 15 تا 21 نومبر 2013ء | شمارہ: 44

حرمین شریفین

مقاماتِ مقدسہ کا عطر بیز تذکرہ!

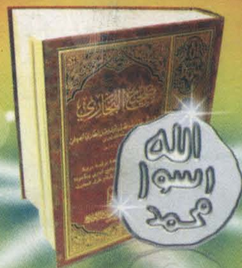


ہجری تقویم

سنِ ہجری کی ابتداء

کب اور کیسے ہوئی...؟

اہلحدیث عقیدہ ختم نبوت اور قرآن وحدیث کو مقدم سمجھتے ہیں





قرآن وسنت کی روشنی میں

- ایک معاشرتی مسئلہ؟
- وراثت کا ایک مسئلہ؟
- دورانِ احرام نقاب اوڑھنا؟

امتِ مسلمہ

اتحاد بین المسلمین وقت کی اہم ضرورت!

حافظ عبدالحمید ازہر رحمہ اللہ

درس قرآن

آزمائش میں صبر!

آزمائش میں صبر مطلوب ہے، ارشاد باری تعالیٰ:

﴿وَلَنَبْلُوَنَّكُمْ بِشَيْءٍ مِّنَ الْخَوفِ وَالْجُوعِ وَنَقْصٍ مِّنَ الأَمَوَالِ وَالأنفُسِ وَالثَّمَرَاتِ وَبَشِّرِ الصَّابِرِينَ﴾ (البقرة:۱۵۵)

''اور ہم کسی قدر خوف، بھوک، مال اور جانوں اور میووں کے نقصان سے تمہارا امتحان لیں گے تو صبر کرنے والوں کو اللہ کی طرف سے (محبت کی) خوشخبری سنا دو۔''

نیز فرمایا ﴿أَمْ حَسِبْتُمْ أَن تَدْخُلُواْ الْجَنَّةَ وَلَمَّا يَعْلَمِ اللّهُ الَّذِينَ جَاهَدُواْ مِنكُمْ وَيَعْلَمَ الصَّابِرِينَ﴾ (آل عمران:۱۴۲)

''کیا تم سمجھتے ہو کہ امتحان کے بغیر جنت میں داخل ہو جاؤ گے جبکہ اللہ نے ابھی تم میں سے جہاد کرنے والوں کو جانچا نہیں اور یہ مقصود ہے کہ صبر کرنے والے متمیز ہو جائیں۔

اور صبر کی بہترین صورت الحمد ہے، ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿فَاصْبِرْ عَلَىٰ مَا يَقُولُونَ وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ قَبْلَ طُلُوعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ الْغُرُوبِ ۝ وَمِنَ اللَّيْلِ فَسَبِّحْهُ وَأَدْبَارَ السُّجُودِ﴾ (ق:۳۹-۴۰)

''تو جو کچھ یہ کہتے ہیں اس پر صبر کر اور آفتاب کے طلوع ہونے سے پہلے اور اس کے غروب ہو جانے سے پہلے اپنے پروردگار کی حمد کے ساتھ تسبیح کرتے رہو اور رات کے بعض اوقات میں بھی اور نماز کے بعد بھی اس کے نام کی تسبیح کیا کرو۔''

حضور نبی اکرم ﷺ اسی حمد کی بدولت مقام محمود پر سرفراز ہونگے، اسی لئے آپ محمد ﷺ (جس کی سب سے زیادہ تعریف ہو) ہیں اور آپ ''احمد'' (اللہ کی سب سے زیادہ حمد کرنے والے) ہیں۔ اور جس قدر کوئی آپ کی اتباع کرے گا اللہ کی محبت سے بہرہ مند ہوگا۔ ﴿قل ان كنتم تحبون الله فاتبعونی يحببكم الله﴾ کہہ دو اگر اللہ سے محبت رکھتے ہو تو میری اتباع کرو، اللہ تم سے محبت کرے گا اور تمہارے گناہ معاف فرما دے گا۔''

حدیث پاک میں ہے کہ جب کسی مومن بندے کا بیٹا وفات پاتا ہے تو اللہ تعالیٰ اپنے فرشتوں سے دریافت فرماتا ہے (حالانکہ اسے خوب علم ہوتا ہے) کہ تم میرے بندے کا جگر گوشہ لائے ہو، تم میرے بندے کا دل کاٹ کر لے آئے ہو۔ فرشتے اثبات میں جواب دیتے ہیں تو اللہ تعالیٰ (جو ان سے زیادہ جانتا ہے، فرماتا ہے کہ میرا بندہ کیا کہتا تھا؟ فرشتے بتاتے ہیں کہ تیرا بندہ تو الحمدللہ ہی کہہ رہا تھا۔ اللہ تعالیٰ فرشتوں کو حکم دیتے ہیں کہ میرے بندے کا جنت میں محل بنا دو اور اسے ''قصر الحمد'' یعنی حمد پیلس کا نام دے دو۔ تو جس قدر کوئی حمد الٰہی میں رطب اللسان ہوگا، معمور القلب ہوگا اسی قدر حب الٰہی سے بہرہ مند ہوگا۔ وباللہ تعالیٰ التوفیق۔

پروفیسر عبدالرحمٰن لدھیانوی حفظہ اللہ

درس حدیث

فضائل ومسائل محرم الحرام

عن عائشة رضى الله عنها قالت: كانت قريش تصوم عاشوراء فى الجاهلية وكان رسول اللهﷺ يصومهٗ فلما هاجر الى المدينة صامه وامر بصيامه فلما فرض شهر رمضان قال: ((من شاء صامهٗ ومن شاء تركهٗ)) (متفق عليه)

''حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ جاہلیت کے دور میں قریش عاشوراء کا روزہ رکھا کرتے تھے اور رسول اللہ ﷺ بھی اس دن کا روزہ رکھتے تھے پھر جب آپؐ نے مدینہ منورہ کی طرف ہجرت کی تو بھی آپ اس دن کا روزہ رکھتے رہے اور صحابہ کرامؓ کو بھی اس کا حکم فرماتے رہے اس کے بعد جب رمضان کے روزے فرض ہو گئے تو آپؐ نے اختیار دے دیا اور فرمایا: ''جس کا دل چاہے اس دن کا روزہ رکھے اور جو چاہے اسے چھوڑ دے۔'' (بخاری، مسلم)

محرم الحرام اسلامی سال کا پہلا مہینہ ہے اس مہینے سے ہجری سال کا آغاز ہوتا ہے۔ اس ماہ کی عظمت شروع سے مسلّم ہے۔ 10 محرم کا روزہ رسول اللہ ﷺ نے بھی رکھا اور اپنے صحابہ کو بھی رکھنے کی تاکید فرمائی۔ جب رمضان کے روزے فرض ہوئے تو 10 محرم کے روزے کو نفلی قرار دے دیا جو چاہے رکھے اور جو چاہے چھوڑ دے۔ اس ایک روزے کا بہت زیادہ ثواب ہے۔ حضرت ابوقتادہؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سے عاشورہ یعنی 10 محرم کے روزے کے متعلق سوال کیا گیا تو آپؐ نے فرمایا کہ یہ ایک روزہ، پچھلے ایک سال کے گناہوں کو مٹا دیتا ہے۔ یہ بات بھی ذہن نشین کر لی جائے کہ 10 محرم کی اہمیت وفضیلت حضرت حسینؓ کی شہادت کی وجہ سے نہیں ہے ان کی شہادت تو دین کی تکمیل کے بعد ہوئی اور آپؐ کے وصال کے بعد کوئی بڑے سے بڑا واقعہ بھی دین کا حصہ نہیں بن سکتا۔ چونکہ اس دن یہودی حضرت موسیٰ علیہ السلام اور ان کی قوم کی فرعون سے نجات کے سبب شکرانے کا روزہ رکھتے تھے۔ رسول اکرمؐ نے فرمایا کہ یہود کی مخالفت کرو وہ 10 محرم کا روزہ رکھتے ہیں تم ساتھ 9 محرم کا بھی روزہ رکھو اس کے علاوہ جو باتیں محرم کی فضیلت میں کی جاتی ہیں۔ اکثر بے اصل ہیں مثلاً صدقہ و خیرات کرنا، قبروں کو سنوارنا، کھانا پکا کر غرباء مساکین میں تقسیم کرنا، تعزیہ ودیگر جلوس نکالنا، محافل ومجالس کا انعقاد جن میں اہل بیت کی محبت کی آڑ میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو برا بھلا کہا جاتا ہے۔ یہ سب بدعات ہیں۔ تعزیہ کے جلوس میں شرکت کرنا، وہاں پانی کی سبیلیں لگانا اور شرکاء جلوس کے لئے کھانے پینے کا اہتمام کرنا بھی اسی میں شامل ہے۔ اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو حق بات سمجھنے، پہچاننے اور اس پر عمل کرنے کی توفیق دے۔ آمین!

اسلامی سالِ نو

اس عالمِ رنگ و بو میں بہت سی قومیں اپنے سال نو کے آغاز پر خوشی ومسرت اور فرحت و شادمانی کی تقریبات ترتیب دیتی ہیں اور ان کے رنگارنگ پروگرام سامنے آتے ہیں۔ اس قسم کی تقریبات سے وہ یہ فال بھی پکڑتے ہیں کہ اللہ کرے کہ ہمارا پورا سال ایسی مسرتوں، شادمانیوں اور خوشیوں کا گھوارہ بن جائے۔ اسلام کا مزاج ایسی تقریبات کا قطعاً متحمل نہیں کیونکہ اس کی تعلیمات نہایت پاکیزہ اور ایسی لغویات سے یکسر پاک ہیں۔ تاہم جب بھی سن ہجری کا آغاز ہوتا ہے تو بہت سی المناک یادیں تازہ ہو جاتی ہیں۔ کیونکہ ماہ محرم میں ہی حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ مسجد میں شہید کر دیئے گئے۔ اسی طرح حضرت حسین رضی اللہ عنہ میدانِ کربلا میں کسمپرسی کے عالم میں جامِ شہادت نوش کر گئے۔ محرم الحرام، اسلامی ہجری سال کا پہلا مہینہ ہے جسے اسلام نے حرمت والا مہینہ قرار دیا ہے اور اس حرمت کا تعلق مذکورہ شہادتوں سے نہیں۔ اس ماہ میں جو امور شرعی طور پر ہمیں انجام دینے چاہئیں ان سے ہم گریز کرتے ہیں اور اس کے برعکس بہت سی بدعات اپنا لیتے ہیں۔ نبی اکرم ﷺ جب ہجرت کر کے مدینہ طیبہ تشریف لے گئے تو یہود عاشورہ کا روزہ رکھا کرتے تھے۔ دریافت کرنے پر یہودیوں نے بتایا کہ اس روز اللہ تعالیٰ نے ہمیں فرعون کی غلامی سے نجات دی تھی اور اس کی قوم کو غرق کیا تھا۔ ہم بطور تشکر اس دن کا روزہ رکھا کرتے ہیں۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ ہم حضرت موسیٰ علیہ السلام کے تم سے زیادہ مستحق ہیں۔ آئندہ سال ہم بھی یہ روزہ رکھیں گے لیکن اس سے پہلے یا بعد ایک روزہ مزید ملایا جائے گا تا کہ یہود کی مشابہت باقی نہ رہے۔

سنِ ہجری کے بارے میں مولانا ابوالکلام آزادؒ رقم طراز ہیں کہ تاریخ عالم کا یہ عظیم واقعہ جس کی یاد سال کے اختتام میں پوشیدہ ہے، ہجرت نبویؐ کا واقعہ ہے کیونکہ یکم محرم سے اسلام کا نیا سال شروع ہو جاتا ہے اور اس کی بنیاد واقعہ ہجرت پر رکھی گئی ہے۔ ہر سال جب 30 ذوالحجہ کا دن ختم ہوتا ہے اور پہلی محرم کا چاند طلوع ہوتا ہے تو اس عظیم واقعہ کی یاد ہمارے دلوں میں تازہ کر دینا چاہتا ہے۔ یہ فی الحقیقت اس واقعہ کی ایک جاری و ساری یادگار ہے۔ یہ دنیا کی تمام قوموں کی یادگاروں کی طرح قوت کی کامرانیوں کی یادگار نہیں بلکہ کمزوری کی فتح مندیوں کی یادگار ہے۔ یہ اسباب و وسائل کی فراوانیوں کی یادگار نہیں، بے سروسامانیوں کی یادگار ہے۔ یہ حکومت و طاقت کے جاہ و جلال کی یادگار نہیں، محکومی و بے چارگی کے استقبال کی یادگار ہے۔ یہ فتح مکہ کی یادگار نہیں جسے دس ہزار تلواروں کی چمک نے فتح کیا تھا۔ یہ فتح مدینہ کی یادگار ہے جسے تلواروں کی چمک نے نہیں بلکہ ایک بے سروسامان عظیم انسان کی ''ہجرت'' نے فتح کیا تھا۔

امام مسجد الحرام فضیلۃ الشیخ الدکتور عبدالرحمٰن السدیس حفظہ اللہ اپنے خطبہ میں مسلمانان عالم سے مخاطب ہیں کہ امت مسلمہ نے گزشتہ ہجری سال کو الوداع کہہ دیا ہے اور سوائے اس میں ظاہر اور رونما ہونے والی یادوں کے کچھ بھی باقی نہیں رہا۔ اس نے ہمیں یوں الوداع کہا ہے جیسے ہم سے کوئی، دن کو شام کے وقت الوداع کہتا ہے، جیسے صبح و شام میں لمبا فاصلہ نظر نہیں آتا اور ہمارے روشن سال کے شروع میں ضروری ہے کہ ہم امید کی زندگی گزاریں۔ باوجود اس کے کہ امت مسلمہ بڑے عرصہ سے مشکلات و مصائب اور تکالیف و شدائد میں گھری ہوئی ہے، اس کا جسم لہولہان ہے، اس کے ماننے والے کشادہ وادیوں اور گھاٹیوں میں مشکلات کا سامنا کر رہے ہیں، فتنوں کی خزاں زدہ تاریک فضا میں ان کے خون بہائے جا رہے ہیں اور امت کو ہر طرف سے گھیرے میں لینے والے چیلنجوں کے درمیان زمانہ قیامت کی چال چل رہا ہے اور اس کے سالوں میں سے ایک سال اپنا دورانیہ پورا کر کے رخصت ہو رہا ہے۔ اس کے دن بیت گئے اور اس کے خیمے اکھڑ چکے۔ کائنات میں اللہ تعالیٰ کا یہی قانون ہے۔ دن گزرتے ہیں، مہینے پلٹتے ہیں اور سال پر سال بیت جاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی اس سنت میں کوئی تبدیلی نہیں آتی۔

ہماری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی رحمت تم پر سایہ فگن ہو۔ نیا سال شروع ہوتے ہی تم بھی اپنی جدوجہد کا آغاز کردو۔ فتح ونصرت، امت کی عزت کی امید اور نیک شگونی رکھتے ہوئے پوری قوت سے قدم آگے بڑھاؤ۔ اس لئے بلند مقاصد اور منفرد مفادات، کاہلی اور بے ہمتی سے حاصل نہیں ہوتے۔ حقیقی بات ہے کہ کم فہم اور کم ہمت، عالی مرتبہ اور

مدیر اعلیٰ
بشیر انصاری
ایم اے

مجلس ادارت
☆ رانا محمد شفیق خاں پسروری
☆ پروفیسر ڈاکٹر عبدالغفور راشد
☆ پروفیسر مقبول احمد قاضی

اس شمارہ میں

ادارہ سے جملہ خط و کتابت ایڈیٹر کے نام اور ترسیل زر مینجر کے نام کی جائے

پتہ
ہفت روزہ ''اہل حدیث''
چوک اہل حدیث (المعروف بتی چوک)
106، راوی روڈ لاہور۔ 54000
فون: 042-37720257 فیکس: 042-37725525
email:weeklyahlehadith@yahoo.com

بدل اشتراک
سالانہ .... -/500 روپے
ششماہی .... -/300 روپے
بذریعہ وی پی .... -/535 روپے
بیرونی ممالک سے .... -/5500 روپے
فی پرچہ .... -/15 روپے

سینئر پروفیسر ساجد میر نے مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان کے لئے ''دلسٹر پرنٹ ان'' شاہ خالد ٹاؤن جی ٹی روڈ شاہدرہ لاہور سے چھپوا کر 106 راوی روڈ لاہور سے جاری کیا۔

کامیابی کیسے حاصل کرسکتا ہے۔تقویٰ اختیار کرو، عقیدۂ توحید، التزام سنت، جماعت سے وابستگی اور شریعت کے احکام کی پابندی کو اپنا شعار بناؤ۔نوجوانوں پر توجہ دو۔نئی نسلوں کو سنبھالو۔میانہ روی اور اعتدال اختیار کرو۔ذرائع ابلاغ کو خدمت اسلام کے لئے بروئے کار لاؤ۔اللہ تعالیٰ تمہاری مدد ضرور فرمائے گا۔"

ہجرت کا واقعہ انسانی تاریخ میں منفرد واقعہ ہے۔حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے اسے واقعات وحوادث کے ذکر و بیان کے لئے اسلامی تاریخ کا نقطۂ آغاز قرار دے دیا مگر افسوس کی بات ہے کہ یونہی اسلامی سال نو یعنی محرم الحرام کا چاند طلوع ہوتا ہے یہاں جلسوں میں بعض واعظین ایسی غیر ثقہ باتیں کرتے ہیں جن کا حقائق، واقعات، ثقاہت وصحت سے کوئی تعلق نہیں ہوتا۔یہ حقیقت ہے کہ دین، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاق و عادات اور سیرت طیبہ کا نام ہے جو امور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوۂ حسنہ میں موجود نہیں وہ دین نہیں۔جو چیز دین نہیں اسے دین قرار نہیں دیا جاسکتا۔اللہ تعالیٰ تمام مسلمانوں کو بدعات سے محفوظ رہنے کی توفیق عطا فرمائے۔

بمصطفیٰ برساں خویش را کہ دیں ہمہ اوست
اگر باو نرسیدی تمام بولہبی است

ناظم اعلیٰ، محسن جماعت ڈاکٹر حافظ عبدالکریم ایم این اے کا اعزاز

مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان کے ناظم اعلیٰ فضیلۃ الشیخ ڈاکٹر حافظ عبدالکریم صاحب ایم۔این۔اے حفظہ اللہ تعالیٰ کو قومی اسمبلی کی اسٹینڈنگ کمیٹی برائے مذہبی امور کا چیئرمین منتخب ہونے پر دل کی گہرائیوں سے مبارکباد پیش کرتے ہیں اور دعا گو ہیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں ملک وملت کی زیادہ سے زیادہ خدمت کی توفیق عطا فرمائے۔آمین! (احباب مکتب)

تمہارے ظلم وستم کا شمار باقی ہے

جہاں میں علم و ہنر کا وقار باقی ہے ابھی چمن میں ہمارے بہار باقی ہے
مجھے مٹانے کی کوشش فضول ہے یارو! مرا خدا، مرا پروردگار باقی ہے
حکایتیں تو زمانے کی لکھ چکا ہوں مگر تمہارے ظلم و ستم کا شمار باقی ہے
چلے بھی آؤ کہ نظریں بچھی ہیں راہوں میں تمام عمر ہوئی، انتظار باقی ہے
سنوار دیجئے زلفِ رسا کو شانے پر ابھی سراپا میں تھوڑا نکھار باقی ہے
امیر شہر کسی کو بھی کچھ نہیں دیتا اٹھاؤ ہاتھ کہ وہ کِردگار باقی ہے

غریب جان کے ٹھکرایئے نہ انصرؔ کو
ابھی غریبوں کا کچھ اعتبار باقی ہے

جناب
نصیر محمد انصر

احکام و مسائل

جناب مولانا ابو محمد حافظ عبدالستار الحماد مرکز الدراسات الاسلامیہ
سلطان کالونی میاں چنوں خانیوال پاکستان
فون:065-2663317 موبائل:0300-4178626
hammad3316@yahoo.com

وراثت کا ایک مسئلہ

سوال ایک آدمی فوت ہوا، اس نے بائیس لاکھ روپیہ کی جائیداد چھوڑی ہے، پسماندگان میں والدہ، دو بیویاں، چار بیٹے اور تین بیٹیاں ہیں، ہر ایک وارث کو کتنا حصہ ملے گا، کتاب وسنت کی روشنی میں راہنمائی فرمائیں؟

جواب بشرط صحت سوال واضح ہو کہ والدہ کو چھٹا حصہ ملتا ہے کیونکہ میت کی اولاد موجود ہے، ارشاد باری تعالیٰ ہے: ''اگر میت صاحب اولاد ہو تو اس کے والدین میں سے ہر ایک کو ترکے کا چھٹا حصہ ملنا چاہیے۔'' (النساء:۱۱)

دونوں بیویاں ترکہ سے آٹھویں حصہ میں شریک ہوں گی، ارشاد باری تعالیٰ ہے: ''خاوند کے صاحب اولاد ہونے کی صورت میں بیویوں کا آٹھواں حصہ ہوگا۔'' (النساء:۱۲)

مقررہ حصے دینے کے بعد جو باقی بچے وہ میت کی اولاد کا ہے۔ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد گرامی ہے: ''مقررہ حصہ لینے والوں کو ان کا حصہ دو اور جو باقی بچے وہ میت کے مذکر رشتہ داروں کا ہے۔ (بخاری، الفرائض) پھر باقی ترکہ کو اس طرح تقسیم کیا جائے کہ ایک بیٹے کو بیٹی کے مقابلہ میں دگنا حصہ ملے۔ قرآن میں ہے: ''تمہاری اولاد کے بارے میں اللہ تمہیں ہدایت کرتا ہے کہ مرد کا حصہ دو عورتوں کے برابر ہے۔'' (النساء:۱۱) سہولت کے پیش نظر ترکہ کے چوبیس حصے کئے جائیں پھر ان سے چار حصے والدہ کو، تین حصے بیوگان کو اور باقی سترہ حصے اولاد کے ہیں۔ تقسیم کیلئے مندرجہ ذیل صورت ہوگی:

والدہ	(بیوی، بیوی)	بیٹا	بیٹا	بیٹا	بیٹا	بیٹی	بیٹی	بیٹی	ٹوٹل
۴/۲۴	۱۷/۱۳۲	۱۷/۱۳۲	۱۷/۱۳۲	۱۷/۱۳۲	۱۳۲/۱۳	۱۷/۲۶۴	۱۷/۲۶۴	۱۷/۲۶۴	
۴۴	(۳۳)	۳۴	۳۴	۳۴	۳۴	۱۷	۱۷	۱۷	264

چونکہ جائیداد بائیس لاکھ روپیہ ہے اسے 264 پر تقسیم کیا تو ایک حصہ 8333.33 روپے آتا ہے۔ اب ہر وارث کو ان کے حصوں کے مطابق اسے تقسیم کر دیا جائے جو حسب ذیل ہے: ☆ والدہ کو 366667، ☆ بیوگان: -/275000 روپے، ہر بیوہ کو -/137500 روپے، ہر بیٹے کو 283333.25 روپے اور ہر بیٹی کو 141666.70 روپے۔ (واللہ اعلم بالصواب)

مسئلہ وراثت

سوال میرے والد گرامی فوت ہوئے، پس ماندگان میں بیوہ، تین بیٹے اور دو بیٹیاں ہیں، ان کا ترکہ دس مرلہ کا ایک مکان ہے، ہر ایک کو کتنا حصہ ملے گا، کتاب وسنت کی روشنی میں فتوی درکار ہے؟؟

جواب بشرط صحت سوال واضح ہو کہ سب سے پہلے میت کے ترکہ میں سے اس کے کفن و دفن کے اخراجات نکالے جائیں پھر اس کے ذمے جو قرض ہے وہ اتارا جائے اور شرعی حدود میں رہتے ہوئے اس کی وصیت کو پورا کیا جائے، اس کے بعد جو مال بچے اسے ورثاء میں تقسیم کیا جائے۔ صورت مسئولہ میں میت کے ترکہ سے بیوہ کا آٹھواں حصہ ہے کیونکہ میت صاحب اولاد ہے اور بیوہ کا حصہ دینے کے بعد باقی ۷/۸ ترکہ اولاد میں اس طرح تقسیم کیا جائے کہ لڑکے کو ایک لڑکی سے دوگنا حصہ ملے۔ سہولت کے پیش نظر کل جائیداد کے چونسٹھ حصے کئے جائیں اور بیوہ کو آٹھ حصے، ہر لڑکے کو چودہ اور ہر لڑکی کو سات، سات حصے دیئے جائیں۔ درج ذیل صورت کے مطابق مکان کی مالیت کو تقسیم کر لیا جائے:

بیوہ	لڑکا	لڑکا	لڑکا	لڑکی	لڑکی	
۸	۱۴	۱۴	۱۴	۷	۷	۶۴

ایک معاشرتی مسئلہ

سوال ہم نے ایک لڑکے سے اپنی بیٹی کا نکاح کیا، ہمیں بعد میں علم ہوا کہ وہ لڑکا غلط کار تھا، اس نے چھ ماہ بعد طلاق دے دی، جبکہ ہماری لڑکی دو ماہ سے حاملہ تھی، ہم چاہتے ہیں کہ صفائی کرا دی جائے تاکہ ہمیں دوسری جگہ نکاح کرنے میں دشواری نہ ہو، قرآن و حدیث کی روشنی میں راہنمائی فرمائیں؟

جواب شریعت اسلامیہ میں نکاح، اللہ تعالیٰ کی ایک نشانی ہے اور زندگی کا مضبوط بندھن ہے، اسے خوب غور وخوض اور سوچ و بچار کے بعد سرانجام دینا چاہیے۔ یہ کوئی بجلی کا بلب نہیں کہ خراب ہونے کے بعد دوسرا پھر تیسرا لگا دیا جائے اور دنیاوی مفاد و ذاتی اغراض کو پیش نظر نہ رکھا جائے۔ صورت مسئولہ میں ایسا معلوم ہوتا ہے کہ انتہائی جلد بازی میں یہ کام کیا گیا ہے، تاہم نکاح کے بعد ہمیں چاہئے کہ کوئی ایسا کام نہ کریں جس سے شریعت کی خلاف ورزی ہو پھر ہماری شرمندگی کا بھی باعث بنے۔ لڑکی چونکہ دو ماہ سے حاملہ ہے اور اسے طلاق مل گئی ہے، اب عقد ثانی کیلئے وضع حمل کا انتظار کرنا ہوگا جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے: ''اور حاملہ عورتوں کی عدت یہ ہے کہ ان کا حمل وضع ہو جائے۔'' (الطلاق:۴)

اب اپنی سہولت کیلئے حمل کو ضائع کرنا شرعی طور پر ناجائز ہے، اسلام ہمیں اس بات کی اجازت نہیں دیتا بلکہ قرآن کریم کی اس سلسلہ میں ایک واضح ہدایت ہے، ارشاد باری تعالیٰ ہے: ''مطلقہ عورتوں کیلئے یہ جائز نہیں کہ اللہ تعالیٰ نے ان کے رحم میں جو کچھ خلق فرمایا ہے اسے چھپائیں، انہیں ہرگز ایسا نہ کرنا چاہیے اگر وہ اللہ اور روز آخرت پر ایمان رکھتی ہیں۔'' (البقرہ:۲۲۸)

اس سے معلوم ہوا کہ مادر رحم میں خلق شدہ بچے کو چھپانے کا حکم نہیں، جب چھپانے کا حکم نہیں تو اسے ضائع کر دینے کی اجازت کیونکر دی جا سکتی ہے، بہتر ہے کہ صلح کی کوئی صورت پیدا کی جائے چونکہ عدت کا دورانیہ خاصہ طویل ہے، اس لئے شاید کوئی راستہ نکل آئے، اس سلسلہ میں والدین کی سوچ کو کسی بھی صورت میں درست قرار نہیں دیا جا سکتا۔ (واللہ اعلم)

دوران احرام نقاب اوڑھنا

سوال میں نے علم نہ ہونے کی وجہ سے عمرے کی ادائیگی کے دوران نقاب اوڑھے رکھا، اب مجھے پتہ چلا ہے کہ ایسا کرنا جائز نہ تھا، اب مجھے کیا کرنا چاہیے؟

جواب محرم عورت کو دوران احرام نقاب ڈالنے کی ممانعت ہے، چنانچہ حدیث میں ہے: ''محرم عورت نقاب اور دستانے نہ پہنے۔'' (بخاری، جزاء الصید:۱۸۳۸)

اس نقاب سے مراد ایک خاص نقاب ہے جو ناک پر آنکھ کے نیچے باندھا جاتا ہے، اس سے مراد وہ نقاب نہیں جو چہرے کے پردے کیلئے استعمال ہوتا ہے کیونکہ حالتِ احرام میں بھی اجنبی مردوں سے پردہ کرنے کا حکم ہے جیسا کہ فاطمہ بنت منذر بیان کرتی ہیں کہ ہم حالت احرام میں اپنے چہرے ڈھانپا کرتی تھیں اور حضرت اسماء بنت ابی بکرؓ بھی ہمارے ساتھ ہوتی تھیں۔ (مؤطا امام مالک ص۳۰۱ ج۱) ایک روایت میں ہے کہ ہم مردوں سے اپنے چہروں کا پردہ کرتی تھیں۔ (مستدرک حاکم ص۴۵۴ ج۱)

اگر کسی عورت نے بھول کر یا عدم واقفیت کی بناء پر نقاب اوڑھ لیا تو اس پر کوئی فدیہ نہیں، اگر دانستہ طور پر ایسا کیا تو اسے فدیہ دینا ہوگا کیونکہ نقاب ممنوعاتِ احرام میں سے ہے، اس کی خلاف ورزی پر فدیہ دینے کا حکم ہے جس کی مقدار ایک بکری ذبح کرنا یا چھ مساکین کو کھانا کھلانا یا تین دن کے روزے رکھنا ہے، لیکن اس کیلئے شرط یہ ہے کہ اسے معلوم ہو اور یاد ہو۔ اگر کسی عورت نے شرعی حکم سے عدم واقفیت کی بناء پر یا احرام کی حالت کو بھول کر یا ممنوعات احرام کو بھول کر نقاب اوڑھ لیا تو ان صورتوں میں اس پر فدیہ نہیں ہوگا۔ ہم پھر اس بات کی وضاحت کرنا چاہتے ہیں کہ دوران احرام نقاب اوڑھنے کی اجازت نہیں لیکن اجنبی حضرات سے پردہ کرنا انتہائی ضروری ہے، نقاب نہ اوڑھنے کا مطلب بے پردہ رہنا نہیں جیسا کہ عام طور پر ہمارے ہاں مشہور ہے۔ (واللہ اعلم)

ہنی مون کی شرعی حیثیت

سوال ہمارے معاشرہ میں شادی کی تقریبات میں بھاری رقوم خرچ کی جاتی ہیں، خاص طور پر ہنی مون کے موقع پر بہت ہی فضول خرچی کی جاتی ہے، کیا ہماری شریعت اس کی اجازت دیتی ہے؟

جواب شادی کے موقع پر اسراف وتبذیر ممنوع اور خلاف شرع ہے، قرآن کریم کا عمومی حکم یہ ہے کہ اسراف وتبذیر سے اجتناب کیا جائے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

''فضول خرچی مت کرو کیونکہ اللہ تعالیٰ فضول خرچی کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا۔'' (الانعام:۱۴۱)

ہم چونکہ مسلمان ہیں، اس لئے ہماری شادی کی تقریبات میں اخراجات بھی شریعت کے دائرے میں رہتے ہوئے ہونے چاہئیں۔ شرعی حدود سے تجاوز کر کے فضول خرچی کا مظاہرہ نہیں کرنا چاہیے۔ کم خرچ شادی انتہائی بابرکت ہوتی ہے اور جتنا بھی خرچ کم ہوگا اتنی ہی برکت زیادہ ہوگی۔ رسول اللہ ﷺ کا اس سلسلہ میں ایک واضح فرمان ہے جسے ام المومنین سیدہ عائشہ ؓ بیان کرتی ہیں: ''کم خرچ نکاح عظیم برکات کا حامل ہوتا ہے۔'' (مسند امام احمد ص۸۲ ج۶)

باقی رہا 'ہنی مون' کا معاملہ تو یہ عمل انتہائی قابل نفرت اور بدترین ہے کیونکہ اس میں مغربی تہذیب کی نقالی اور ان کی ثقافت کو فروغ دینا ہے۔ حدیث میں ہے کہ جو شخص کسی کی نقالی کرتا ہے قیامت کے دن انہیں میں اٹھایا جائے گا۔ پھر اس میں مال کثیر کا ضیاع بھی ہے جس کی شرعی طور پر اجازت نہیں دی جا سکتی، جبکہ دینی امور کا ضیاع اس کے علاوہ ہے۔ ہاں اگر کوئی شادی کر کے اپنی بیوی کے ساتھ عمرہ کی غرض سے بیت اللہ کا رخ کرے یا مسجد نبوی کی زیارت کیلئے رختِ سفر باندھے تو اس میں کوئی حرج نہیں بلکہ ایسا کرنا بابرکت اور باعث ثواب ہوگا۔ ہم مسلمانوں کو ہر معاملہ میں شریعت کو مدنظر رکھنا چاہیے۔ شریعت کی خلاف ورزی کر کے کوئی کام بھی باعث خیر و برکت نہیں ہوتا، اللہ تعالیٰ ہمیں عمل کی توفیق دے۔ آمین!

اتحاد بین المسلمین کی اہمیت

امام مسجد نبوی
فضیلۃ الشیخ
ڈاکٹر علی بن عبدالرحمن الحذیفی ﷾

مترجم —— جناب حافظ محمد سرور —— نظرثانی —— جناب حافظ عبدالحمید ازہر ﷫

حمد وثناء کے بعد، اے اہل اسلام!

اللہ نے امت اسلامیہ کے پہلے حصے میں عافیت رکھی تھی کہ ان لوگوں کے دل حق پر متحد تھے، وہ حق کو تھامے ہوئے تھے اور حق ہی کی حمایت کیلئے کمربستہ رہتے تھے، ہر باطل اور بدعت سے بیزار تھے، اللہ کے ناپسندیدہ امور سے دامن کش رہتے، ہمیشہ باقی رہنے والے گھر یعنی آخرت کی رغبت رکھتے اور فانی دنیا سے منہ موڑے ہوئے تھے کہ جس کی طرف صرف ایک فریب خوردہ شخص ہی مائل ہوتا ہے اور جس سے سوائے ہلاکت زدہ کے کوئی عزت نہیں چاہتا۔

کیا تمہارے لئے گزشتہ زمانے عبرتوں اور نصیحتوں سے بھرپور نہیں ہیں؟ انہیں کس قدر لمبی عمریں عطا کی گئیں، سامان عیش وعشرت سے نوازا گیا اور پھر انہوں نے حرام امور کا دیدہ دلیری سے ارتکاب کیا تو انہیں دنیا کی رنگینیوں اور رعنائیوں سے یکسر محروم کر دیا گیا، پھر حسرتیں ان کا مقدر بنیں اور اپنے برے اعمال کے نتائج کا سامنا کرنے کیلئے ایک ایسے گھر منتقل ہو گئے جسے انہوں نے نیک اعمال سے آباد نہیں کیا تھا چنانچہ اللہ نے انہیں ان کے اعمال کا پورا پورا بدلہ عطا کیا اور پروردگار کسی پر بھی ظلم نہیں کرتا۔

ان لوگوں میں سے تھوڑی سی تعداد ایسی بھی تھی جنہوں نے نیک اعمال کی راہ اپنائی چنانچہ بے پناہ پاکیزگی اور سلامتی والے مالک کے پاس چلے جانے کے بعد ان کا مقام انتہائی عمدہ رہا۔

اور یہ بھی یاد رکھو کہ اس امت کے آخری حصے کو قرآن اور سنت سے اعراض کرنے، خواہشات میں الجھ جانے اور دنیا کو ترجیح دینے کے سبب آزمائشیں آگھیریں گی۔

حضرت عبداللہ بن عمر ﷠ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ’’اللہ نے اس امت کے ابتدائی حصے میں عافیت رکھی ہے اور اس کے آخری حصے پر آزمائش آئے گی۔ ایک فتنہ نمودار ہوگا تو مومن کہے گا کہ یہ میری تباہی ہے پھر وہ چھٹ جائے گا اور ایک دوسرا نمودار ہوگا تو مومن کہے گا کہ ’’یہ تو وہی ہے‘‘۔ چنانچہ جو شخص جہنم سے محفوظ رہنے اور جنت میں داخلہ پانے کی خواہش رکھتا ہو، تو چاہئے کہ اسے موت اس حال میں آئے کہ وہ اللہ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتا ہو اور لوگوں کے ساتھ وہی سلوک اپنائے جو وہ اپنے لئے پسند کرتا ہو۔‘‘ (مسلم)

یاد رکھو کہ تمام خواہشات باعث شر ہیں اور اختلاف وتفریق کا راستہ امت اسلامیہ کے دین اور مصلحتوں کیلئے نقصان دہ ہے۔ جس سے امت کی قوت کمزور پڑتی اور اس کی جمعیت بکھرتی ہے۔ اختلاف کے راستے پر چلنے سے حقائق الجھ جاتے ہیں اور ہر کسی کے لئے واضح نہیں رہتے چنانچہ بعض اوقات حق کو باطل اور باطل کو حق سمجھ لیا جاتا ہے جبکہ گمراہ کن فتنوں سے بچنے کا راستہ صرف یہی ہے کہ اللہ کی کتاب اور اس کے پیغمبر ﷺ کی سنت کو مضبوطی سے تھاما جائے اور اختلافی و مخفی امور میں اہل علم سے سوال کیا جائے۔ اللہ تعالیٰ نے ہمیں اختلاف اور خواہشات میں الجھنے سے خبردار کیا ہے۔ چنانچہ فرمایا:

﴿إِنَّ الَّذِينَ فَرَّقُوا۟ دِينَهُمْ وَكَانُوا۟ شِيَعًا لَّسْتَ مِنْهُمْ فِي شَيْءٍ﴾ (الانعام:۱۵۹)

’’جن لوگوں نے اپنے دین کو ٹکڑے ٹکڑے کر دیا اور گروہ گروہ بن گئے یقیناً ان سے تمہارا کچھ واسطہ نہیں۔‘‘

نبی کریم ﷺ نے ہمیں گزشتہ لوگوں کے اعمال سے چوکنا رہنے کیلئے خبر دی ہے کہ آپ ﷺ کی امت بھی اختلاف کا شکار ہوگی۔ حضرت ابوہریرہ ﷜ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ’’یہودی اور عیسائی اکہتر یا بہتر فرقوں میں تقسیم ہو گئے تھے جب کہ میری امت بہتر فرقوں میں تقسیم ہو جائے گی۔‘‘ (ابوداؤد، ترمذی)

حضرت معاویہ ﷜ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ’’میری امت میں کچھ لوگ ایسے ہوں گے جن کے ساتھ خواہشات یوں کھیلیں گی جیسے باؤلے کتے کا کاٹا آدمی کو پاگل کر دیتا ہے اور اس بیماری کا اثر اس کی ہر رگ اور جوڑ میں سرایت کر جاتا ہے۔‘‘ (احمد، ابوداؤد)

باؤلے کتے کے کاٹنے سے آدمی کو ایک ایسی بیماری لاحق ہو جاتی ہے کہ جس کے بے قابو ہونے سے آدمی ہلاک ہو جاتا ہے، خواہشات کی بھی یہی مثال ہے۔

حق ہی وہ بنیاد ہے جو اختلاف آراء کو ایک دھارے میں رکھ سکتی ہے اور مسلمانوں کو صحیح رخ اور صراط مستقیم پر صرف قرآن وسنت ہی چلا سکتے ہیں۔ اللہ کا فرمان ہے:

﴿إِنَّ هَـٰذَا الْقُرْآنَ يَهْدِي لِلَّتِي هِيَ أَقْوَمُ وَيُبَشِّرُ الْمُؤْمِنِينَ الَّذِينَ يَعْمَلُونَ الصَّالِحَاتِ أَنَّ لَهُمْ أَجْرًا كَبِيرًا﴾ (بنی اسرائیل:۹)

’’حقیقت یہ ہے کہ یہ قرآن وہ راہ دکھاتا ہے جو بالکل سیدھی ہے جو لوگ اسے مان کر بھلے کام کرنے لگیں انہیں یہ بشارت دیتا ہے کہ ان کے لیے بڑا اجر ہے۔‘‘

جبکہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ’’سب سے احسن بات اللہ کی کتاب ہے اور بہترین رہنمائی محمد ﷺ کی رہنمائی ہے، سب سے برے امور وہ ہیں جو نو ایجاد ہوں اور ہر بدعت گمراہی ہے۔‘‘ (اسے امام مسلم ﷫ نے حضرت جابر ﷜ کے حوالے سے بیان کیا ہے۔)

چنانچہ دلوں کو حق، ہدایت، اخلاص اور راستی پر صرف قرآن اور سنت جمع کر سکتے ہیں اور دلوں میں شر اور باطل کی نفرت حق اور اہل حق کی محبت ہی سے پیدا ہو سکتی ہے۔

امام مالک ﷫ کا فرمان ہے، ’’اس امت کے آخری حصے کا سدھار اسی شے سے ممکن ہے جس سے اس امت کا پہلا حصہ سدھرا تھا اور جو بات نبی کریم ﷺ کی

زندگی میں دین نہیں تھی، وہ آج بھی دین نہیں بن سکتی''۔

امت اسلامیہ ساری کی ساری گمراہی پر جمع نہیں ہوسکتی، موجودہ دور میں رنگا رنگ خواہشات اور آراء سامنے آرہی ہیں، اختلاف پھیل چکا ہے، اس کے اثرات اور نقصانات مسلمانوں کی کمزوری اور تفریق کی صورت میں نمودار ہورہے ہیں، اس طرح تعلقات یا تو ٹوٹ چکے ہیں یا کمزور پڑ گئے ہیں۔

ان حالات میں ہر خیر خواہ یہ سمجھتا ہے کہ امت کو اپنی بیماریوں کے علاج کیلئے اپنے نبی محمد ﷺ کی سیرت کو مضبوطی سے تھامنا چاہئے اور اسے چاہئے کہ مذموم اختلاف سے دور رہے اور اس اعلیٰ تر مقصد اور برتر ہدف کو حاصل کرنے کا راستہ سوائے اس کے کچھ نہیں کہ قرآن اور سنتِ رسول ﷺ پر ایمان لایا جائے۔ ان کی تفسیر و توضیح پر اتحادِ رائے اپنایا جائے اور عمل صالح کے سامنے سر تسلیم خم کیا جائے کیونکہ اکثر و بیشتر اختلاف کی بنیاد تعبیر و تشریح ہی بنتی ہے۔ امت قرآن و حدیث کی ایک تعبیر و تشریح پر متحد ہو جائے گی تو ان کے مابین تفریق کی بنیاد بننے والا اختلاف ختم ہو جائے گا اور وہ جائز اختلاف باقی رہے گا جو دلوں کو جوڑتا اور عمل پر ابھارتا ہے۔ چنانچہ قرآن مجید کی تبلیغ کے لئے رسول اللہ ﷺ نے اس کی تفسیر و توضیح فرمائی ہے۔ اللہ کا فرمان ہے:

﴿بِالْبَيِّنَاتِ وَالزُّبُرِ وَأَنزَلْنَا إِلَيْكَ الذِّكْرَ لِتُبَيِّنَ لِلنَّاسِ مَا نُزِّلَ إِلَيْهِمْ وَلَعَلَّهُمْ يَتَفَكَّرُونَ﴾ (النحل: ۴۴)

''پچھلے رسولوں کو بھی ہم نے روشن نشانیاں اور کتابیں دے کر بھیجا تھا، اور اب یہ ذکر تم پر نازل کیا ہے تاکہ تم لوگوں کے سامنے اُس تعلیم کی تشریح و توضیح کرتے جاؤ جو اُن کے لیے اتاری گئی ہے، تاکہ لوگ (خود بھی) غور و فکر کریں۔''

جبکہ صحابہ نے تابعین کے لئے اور تابعین نے بعد میں آنے والے لوگوں کیلئے اس کی تفسیر و توضیح بیان کی۔

کیونکہ لغت تو معانی کا ایک ایسا برتن ہے جو مطابقی، تضمنی اور التزامی اعتبار سے قرآن کی تفسیر کرتا ہے لہٰذا مسلمان کے لئے اتباع ضروری ہے اور بدعت سازی یا نرالی اُپج نکالنے سے اسے بچنا چاہئے۔ اسی طرح حدیث کی بھی ائمۂ حدیث نے تفسیر بیان کر دی ہے۔ اللہ کا فرمان ہے:

﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ حَقَّ تُقَاتِهِ وَلَا تَمُوتُنَّ إِلَّا وَأَنتُم مُّسْلِمُونَ ○ وَاعْتَصِمُوا بِحَبْلِ اللَّهِ جَمِيعًا وَلَا تَفَرَّقُوا وَاذْكُرُوا نِعْمَتَ اللَّهِ عَلَيْكُمْ إِذْ كُنتُمْ أَعْدَاءً فَأَلَّفَ بَيْنَ قُلُوبِكُمْ فَأَصْبَحْتُم بِنِعْمَتِهِ إِخْوَانًا وَكُنتُمْ عَلَىٰ شَفَا حُفْرَةٍ مِّنَ النَّارِ فَأَنقَذَكُم مِّنْهَا كَذَٰلِكَ يُبَيِّنُ اللَّهُ لَكُمْ آيَاتِهِ لَعَلَّكُمْ تَهْتَدُونَ﴾ (آل عمران: ۱۰۲-۱۰۳)

''اے لوگو جو ایمان لائے ہو! اللہ سے ڈرو جیسا کہ اس سے ڈرنے کا حق ہے تم کو موت نہ آئے مگر اس حال میں کہ تم مسلم ہو سب مل کر اللہ کی رسی کو مضبوط پکڑ لو اور تفرقہ میں نہ پڑو اللہ کے اُس احسان کو یاد رکھو جو اس نے تم پر کیا ہے تم ایک دوسرے کے دشمن تھے، اُس نے تمہارے دل جوڑ دیے اور اس کے فضل و کرم سے تم بھائی بھائی بن گئے تم آگ سے بھرے ہوئے ایک گڑھے کے کنارے کھڑے تھے، اللہ نے تم کو اس سے بچا لیا اس طرح اللہ اپنی نشانیاں تمہارے سامنے روشن کرتا ہے شاید کہ اِن علامتوں سے تمہیں اپنی فلاح کا سیدھا راستہ نظر آ جائے۔''

اللہ تعالیٰ میرے اور آپ کیلئے قرآن عظیم کو بابرکت بنائے اور مجھے اور آپ سب کو اس کی آیات اور ذکر حکیم سے اور سید المرسلین ﷺ کی سیرت سے فائدہ پہنچائے۔

دوسرا خطبہ

حمد و ثناء کے بعد، اللہ کے بندو!

اتباع پر کاربند رہو اور بدعت سازی سے بچو۔ متبع ہی کو اللہ صراطِ مستقیم کی ہدایت دیتا ہے اور روزِ قیامت اسے صالحین کے ساتھ جنت میں جمع کرے گا۔ اللہ کا فرمان ہے:

﴿وَالسَّابِقُونَ الْأَوَّلُونَ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ وَالْأَنصَارِ وَالَّذِينَ اتَّبَعُوهُم بِإِحْسَانٍ رَّضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ وَرَضُوا عَنْهُ وَأَعَدَّ لَهُمْ جَنَّاتٍ تَجْرِي تَحْتَهَا الْأَنْهَارُ خَالِدِينَ فِيهَا أَبَدًا ذَٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيمُ﴾ (التوبۃ: ۱۰۰)

''وہ مہاجر و انصار جنہوں نے سب سے پہلے دعوت ایمان پر لبیک کہنے میں سبقت کی، نیز وہ جو بعد میں راستبازی کے ساتھ پیچھے آئے، اللہ ان سے راضی ہوا اور وہ اللہ سے راضی ہوئے، اللہ نے ان کے لیے ایسے باغ مہیا کر رکھے ہیں جن کے نیچے نہریں بہتی ہوں گی اور وہ ان میں ہمیشہ رہیں گے، یہی عظیم الشان کامیابی ہے۔''

حضرت عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''جو شخص تم میں سے زندہ رہا، وہ بہت سا اختلاف دیکھے گا چنانچہ تم میری اور خلفاء راشدین کی سنت کو لازم پکڑ لینا اور اسے اپنے دانتوں سے تھام لینا، نئے نئے امور سے بچنا کیونکہ ہر نیا کام بدعت ہے اور ہر بدعت گمراہی ہے۔ (ترمذی)

اے اللہ! ہم تجھ سے دنیا و آخرت میں عافیت کے طلبگار ہیں۔ اے اللہ! ہم تجھ سے دنیا و آخرت میں عافیت کے طلبگار ہیں۔ اے اللہ! تمام امور میں ہمارا انجام اچھا بنا دے اور اے اللہ! ہمیں دنیا کی رسوائی اور آخرت کے عذاب سے بچا۔

اے اللہ! ہمارے اگلے اور پچھلے، ظاہری اور مخفی اور وہ تمام گناہ معاف فرما جو صرف تیرے علم میں ہیں، تو ہی مُقدِّم ہے اور تو ہی مُؤخِّر اور تیرے سوا کوئی الٰہ نہیں۔

اے رب العالمین! ہمارے اور تمام مسلمانوں کے فوت شدگان کو معاف فرما۔ اے اللہ! ان کی قبریں منور فرما۔ اے اللہ! اے رب العالمین! ہمیں اور تمام مسلمانوں کو دین کی سمجھ عطا فرما۔

اے اللہ! اے ذوالجلال والاکرام! اپنے دین، اپنی کتاب، اور اپنے نبی ﷺ کی سنت کی مدد فرما۔ اے اللہ! اے رب العالمین! تمام مسلمانوں کو حق کی بنیاد پر متحد فرما۔ اے اللہ! اپنے دین، اپنی کتاب اور اپنے نبی ﷺ کی سنت کی مدد فرما۔ اے اللہ! اے ذوالجلال والاکرام! اے ارحم الراحمین! تمام مسلمانوں کو اپنی رضا پر متحد فرما۔

اے اللہ، ذوالجلال والاکرام! ہم تجھ سے سوال کرتے ہیں کہ ہمارے گناہ بخش دے یقیناً تو بہت ہی بخشنے والا اور مہربان ہے۔ اے اللہ! ہماری فریاد رسی فرما، اے اللہ! ہماری فریاد رسی فرما۔ اے اللہ، اے ارحم الراحمین! ہماری فریاد رسی فرما۔ آمین!



ہجری تقویم

اسلامی کیلنڈر کی خصوصیات



سن ہجری قمری ماہ و سال سے تعلق رکھتا ہے اور حضور اکرم ﷺ کی ہجرت کے سال سے شروع ہونے کی وجہ سے مسلمانوں سے خاص نسبت رکھتا ہے۔ قمری مہینہ کے ایام میں تبدیلی ناممکن ہے، یہ مہینہ یا تو ۲۹ دن کا ہوتا ہے یا ۳۰ دن کا، گویا مہینہ کے ایام میں کم سے کم تفاوت ہے۔ ۲۹ دن کے مہینہ کو بھی وضعی یا اختراعی طریقہ سے ۳۰ دن کا نہیں بنایا جا سکتا، نہ ۳۰ دن والے مہینہ ہی کو ۲۹ دن کے مہینہ میں تبدیل کیا جا سکتا ہے۔ رؤیت ہلال کا فرق تو محض مقامی فرق ہوتا ہے جس کا عموماً دوسرے ہی دن پتہ چل جاتا ہے، ورنہ اگلے ماہ قمری تقویم خود بخود درست ہو جائے گی۔

قمری سال بارہ ماہ کا ہوتا ہے اور یہ ابتدائے آفرینش سے لے کر آج تک ۱۲ ہی ماہ کا چلا آ رہا ہے۔ بقول باری تعالیٰ:

﴿إِنَّ عِدَّةَ الشُّهُورِ عِندَ اللَّهِ اثْنَا عَشَرَ شَهْراً فِي كِتَابِ اللَّهِ يَوْمَ خَلَقَ السَّمَاوَات وَالأَرْضَ﴾ (التوبة:۳۶)

''بلاشبہ ابتدائے آفرینش سے لے کر قوانین قدرت کے مطابق اللہ کے ہاں (سال میں) مہینوں کی تعداد بارہ ہے۔''

یہ سال نہ تو گیارہ یا دس ماہ کا ہو سکتا ہے اور نہ تیرہ یا چودہ ماہ کا اور جن لوگوں نے دوسرے ممالک کی دیکھا دیکھی قمری سال کے مہینوں میں پیوند کاری کی کوشش بھی کی تو ان کی یہ کوشش عام قبولیت حاصل نہ کر سکی۔

قمری سال، شمسی سال سے دس دن اکیس گھنٹے چھوٹا ہوتا ہے، لہٰذا اگر شمسی سال کی رعایت ملحوظ رکھی بھی جائے تو عقل عامہ کی مناسبت سے قمری سال کے بارہ ہی ماہ ہونے چاہئیں جبکہ شمسی سال مہینوں کی مقررہ تعداد سے آزاد ہو سکتا ہے۔

اہل عرب نے بھی دنیا کی دیکھا دیکھی قمری سال کے دنیوی اغراض و مقاصد کے لئے شمسی سال سے مطابق کرنے کی کوشش کرنا شروع کر دی تھی اور اس مقصد کی تکمیل کے لئے اضافی دنوں یا مہینوں کی پیوند کاری کبیسہ، لوند یا لیپ کا طریقہ اپنا لیا تھا، اسی طرح اللہ کے شعائر خصوصاً حج کے ایام میں گڑبڑ پیدا کر دی گئی، دو سال تو حج فی الواقعہ ماہ ذی الحجہ میں ادا کیا جا سکتا ہے، پھر تین سال ماہ محرم میں، پھر دو سال صفر میں پھر تین سال ربیع الاول میں، علی ھذا القیاس تیس سال کا عرصہ گزرنے کے بعد پھر حج ماہ ذی الحجہ میں واقع ہو جاتا ہے، اس طرح ایک سال کا عرصہ کم کر دیا جاتا تھا یا تیس قمری سالوں میں ۲۹ بار حج ادا کیا جاتا اور یہ ترکیب محض اس لئے اختیار کی گئی کہ حج کا وقت ایک ہی موسم میں آیا کرے۔

پھر یہ گڑبڑ صرف حج تک ہی محدود نہ رہی، حضور اکرم ﷺ کی بعثت سے پہلے حرمت کے چار مہینے قرار دیئے گئے تھے، ان مہینوں کے متعلق اہل عرب کو یہ ہدایت کی گئی تھی کہ وہ ان مہینوں میں نہ تو آپس میں جدال وقتال کریں گے، نہ کسی تاجر یا راہ گیر کو لوٹ کھسوٹ سے پریشان کریں گے۔ یہ چار مہینے، رجب، ذی القعدہ، ذی الحجہ اور محرم الحرام تھے، ان میں تین اکٹھے مہینے حج کے پراطمینان سفر کے لئے تجویز کئے گئے تھے۔ چنانچہ یہ ایک پسندیدہ دستور تھا، لہٰذا اسلام نے اسے بحال رکھا۔ کبیسہ کے طریق کی وجہ سے ان حرمت والے مہینوں میں بھی تقدیم وتاخیر اور گڑبڑ پیدا ہو جاتی تھی اور قلامسہ کے فرائض میں یہ بات بھی شامل تھی کہ وہ اعلان حج کے ساتھ ان مہینوں کا بھی اعلان کیا کرے کہ آئندہ سال کون کون سے مہینے حرمت والے ہوں گے، اس تقدیم وتاخیر کو اہل عرب نسیئ کہتے تھے، اسلام نے اس مذموم فعل کو زمانہ کفر کی زیادتی قرار دے کر اس سے منع فرما دیا۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿إِنَّمَا النَّسِيءُ زِيَادَةٌ فِي الْكُفْرِ يُضَلُّ بِهِ الَّذِينَ كَفَرُواْ يُحِلُّونَهُ عَاماً وَيُحَرِّمُونَهُ عَاماً لِّيُوَاطِؤُواْ عِدَّةَ مَا حَرَّمَ اللَّهُ فَيُحِلُّواْ مَا حَرَّمَ اللَّهُ زُيِّنَ لَهُمْ سُوءُ أَعْمَالِهِمْ﴾ (توبة:۳۷)

''امن کے مہینے کو ہٹا کر آگے پیچھے کر لینا کفر میں اضافہ کرتا ہے، اس سے کافر لوگ گمراہی میں پڑے رہتے ہیں، ایک سال تو انہیں حلال کر لیتے ہیں اور دوسرے سال حرام تاکہ ادب کے مہینوں کی، جو خدا نے مقرر کئے ہیں گنتی پوری کر لیں اور جو خدا نے منع کیا ہے ان کو جائز کر لیں، ان کے برے اعمال انہیں بھلے دکھائی دیتے ہیں۔''

اتفاق کی بات کہ حجۃ الوداع (۱۰/ہجری) فی الواقع ذی الحجہ کے مہینہ میں واقع ہوا، اسی موقع پر یہ آیت نازل ہوئی جس کے بعد کبیسہ اور نسیئ کا طریقہ کار حرام قرار پایا اور اسے ہمیشہ ہمیشہ کے لئے ترک کر دیا گیا اور قمری تقویم سے دوغلی پالیسی ختم کر کے اسے صحیح فطری خطوط پر مرتب کر دیا گیا۔

سن ہجری کی ابتداء

سن ہجری کی ابتداء کیسے ہوئی؟ اس کے متعلق علامہ شبلی نعمانیؒ الفاروق میں یوں رقم طراز ہیں: ''۲۱ ہجری میں حضرت عمرؓ کے سامنے ایک تحریر پیش ہوئی جس پر صرف شعبان کا لفظ تھا، حضرت عمرؓ نے کہا کہ یہ کیوں کر معلوم ہو کہ گزشتہ شعبان کا مہینہ مراد ہے یا موجودہ؟ اسی وقت مجلس الشوریٰ طلب کی گئی اور ہجری تقویم کے مختلف پہلو زیر بحث آئے جن میں سے ایک بنیادی پہلو یہ بھی تھا کہ کون سے واقعہ سے سال کا آغاز ہو؟ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ہجرت نبوی کی رائے دی اور اس پر سب کا اتفاق ہو گیا۔ حضور اکرم ﷺ نے ۸ ربیع الاول کو ہجرت فرمائی تھی چونکہ عرب میں سال محرم سے شروع ہوتا ہے لہٰذا دو مہینے آٹھ دن پیچھے ہٹ کر شروع سال سے سنہ قائم کیا گیا۔

سن ہجری کی ابتداء کے متعلق قاضی سلیمان منصور پوریؒ، علامہ شبلی نعمانیؒ سے کچھ اختلاف رکھتے ہیں چنانچہ ''رحمۃ للعالمین'' میں لکھتے ہیں: ''اسلام میں سن ہجری کا استعمال حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی خلافت میں جاری ہوا، جمعرات ۳۰/ جمادی الثانی ۱۷/ ہجری مطابق ۱۲/۹ جولائی ۶۳۸ء حضرت علی رضی اللہ عنہ کے مشورہ سے محرم کو حسب دستور پہلا مہینہ قرار دیا گیا۔ مزید تحقیق سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ واقعہ ہجرت سے سنین کے شمار کی ابتداء اس سے بھی پہلے ہو چکی تھی، (تاریخ ابن عساکر جلد ا

رسالہ التاریخ للسیوطی بحوالہ تقویم تاریخی)۔ یہی بات قرین قیاس معلوم ہوتی ہے کیونکہ عرب میں قمری کیلنڈر کا رواج تو پہلے سے ہی موجود تھا اور حضور اکرم ﷺ کی زندگی میں ہجرت کا واقعہ سب سے اہم تھا۔لہٰذا اس واقعہ سے سنین کے شمار کا دستور چل نکلا، البتہ عہد فاروقی تک سرکاری مراسلات میں صحیح اور مکمل تاریخ کا اندراج لازمی نہ سمجھا جاتا تھا جسے ایک طرح کی دفتری خامی سے تعبیر کیا جا سکتا ہے اور اس خامی کا علاج حضرت عمرؓ نے مجلس شوریٰ بلا کر کر دیا تھا۔

خصوصیات

اگر ہم سن ہجری کا دوسرے مروجہ سنین سے تقابل کر کے دیکھیں تو یہ سن بہت سی باتوں میں ممتاز نظر آتا ہے، مثلاً:

ترمیمات سے مبرا:

سن ہجری کی بنیاد قمری تقویم پر ہے اور قمری تقویم انسانی اختراعات سے بے نیاز اور بلند ہے۔قمری تقویم میں اگر کبھی پیوندکاری کی گئی تو بھی اسے عام قبولیت حاصل نہ ہو سکی۔سن ہجری کے آغاز سے لے کر آج تک اس میں نہ کوئی ترمیم ہوئی اور نہ آئندہ ہی ہونے کا امکان ہے، کیونکہ اسلام نے اسے حرام قرار دیا ہے۔لہٰذا اس سن کی سب سے بڑی خصوصیت یہ ہے کہ شروع سے آج تک اپنی مجوزہ صورت میں چلا آ رہا ہے اور کسی دور میں بھی اس میں ترمیم کی ضرورت پیش نہیں آئی، دنیا کے مروجہ سنین میں سے غالباً کسی میں بھی یہ خصوصیت نہیں پائی جاتی۔

قدامت بلحاظ صحت و استعمال:

اگرچہ بعض دوسرے سنین سن ہجری سے بہت پہلے کے معلوم ہوتے ہیں لیکن سب کی باقاعدہ تدوین سن ہجری کے بہت بعد ہوئی ہے۔

① یکم محرم سن ۱/ ہجری کو جولین کیلنڈر ۱۶ جولائی ۶۲۲ تھا، مگر حقیقت میں یہ سن اپنے موجودہ طریق پر سن ہجری سے ۹۸۹ سال بعد واضح ہوا۔یہی سن آخر میں سن عیسوی میں تبدیل ہوا جس میں ۱۵۸۲ء تک متعدد بار ترامیم ہوتی رہی ہیں، اس آخری ترمیم کے بعد کا حال بھی ملاحظہ فرمایئے۔

انگلستان میں ۲/ستمبر ۱۷۵۲ء بروز بدھ (بمطابق ۲/ ذی القعدۃ ۱۱۶۵ھ) کو ترمیم کے ذریعہ یعنی ۴/ ذی القعدہ ۱۱۶۵ھ کو ۱۴/ستمبر ۱۷۵۲ء بنا دیا گیا۔(ص ۳۵۲ رحمۃ للعالمین جلد نمبر ۲)

② بکرمی سمت یکم محرم الحرام سن ۱ ہجری کو ۲۶ ساون سمت ۶۷۹ تھا جو بظاہر سن ہجری سے ۶۷۸ سال پہلے کا معلوم ہوتا ہے مگر ہندو اور یورپین مؤرخین کی تحقیقات سے ثابت ہوا ہے کہ سب سے پہلے سمت ۸۹۸ بکرمی میں یہ سنہ بکرمی کے نام سے مشہور ہوا، اس طرح بلحاظ تدوین یہ سن سنہ ہجری سے ۲۲۵ سال بعد مدون ہوا۔

③ سن سکندری سنہ ہجری سے ۹۳۲ سال پہلے کا ہے مگر اپنی موجودہ ہیئت میں نوزائیدہ ہے کیونکہ یہ شروع میں کئی صدیوں تک قمری مہینوں کے حساب سے جاری رہا اور اب اسے شمسی مہینوں میں تبدیل کر دیا گیا ہے۔

④ ابتداء سے دنیا بھر میں سنین کا حساب قمری تقویم کے حساب سے شروع ہوا تھا جس کی تفصیل پہلے گزر چکی ہے۔

مساوات اور ہمہ گیری:

اسلام دین فطرت ہے' لہٰذا مصالح عامہ پر مبنی ہے، اسلام کی اعلیٰ خصوصیات میں سے ایک خصوصیت مساوات اور ہمہ گیری بھی ہے، لہٰذا اللہ تعالیٰ نے یہی پسند فرمایا کہ اسلامی مہینے ادلتے بدلتے موسم میں آیا کریں۔اگر اسلام کبیسہ کے طریقہ کو قبول کر لیتا تو رمضان کا مہینہ (ماہ صیام) کسی ایک مقام پر ہمیشہ ایک ہی موسم میں آیا کرتا، جس کا لازمی نتیجہ یہ ہوتا کہ نصف دنیا کے مسلمان جہاں موسم گرم اور دن بڑے ہوتے ہیں، ہمیشہ تنگی اور سختی میں پڑ جاتے اور باقی نصف دنیا کے مسلمان، جہاں موسم سرد اور دن چھوٹے ہوتے ہیں، ہمیشہ کے لئے آسانی میں رہتے۔روزہ کے علاوہ سفر حج کا بھی تقریباً یہی حال ہے پس مساوات و جہانگیری کا اقتضا ہی یہ تھا کہ اسلامی سال قمری حساب پر ہی ہو اور اسے کبیسہ جیسی انسانی اختراعات سے بھی پاک رکھا جائے۔

دنیوی اغراض کے بجائے روحانی بنیادیں:

ہجری سے آغاز: دنیا بھر کے مروجہ سنین کی ابتداء پر نظر ڈالیے تو معلوم ہوگا کہ کوئی سن کسی بڑے آدمی کی یا بادشاہ کی پیدائش، وفات یا تاجپوشی سے شروع ہوتا ہے، یا پھر کسی ارضی یا سماوی حادثہ مثلاً زلزلہ، سیلاب یا طوفان کی تاریخ سے۔سن ہجری کو ہی یہ اعزاز و شرف حاصل ہے کہ اس کا آغاز دین اسلام کی سربلندی کی خاطر اپنے وطن عزیز کو چھوڑ کر چلے جانے سے ہوا ہے۔اپنے وطن کو ہمیشہ کے لئے خیرباد کہنا ایک بڑی قربانی ہے اور ایسے اوقات میں ہر شخص کا دل بھر آتا ہے۔حضور اکرم ﷺ نے بھی ہجرت کے وقت مکہ کی طرف مخاطب ہو کر فرمایا: "اے مکہ! تو کتنا پاکیزہ اور مجھے پیارا لگتا ہے، اگر میری قوم مجھے نہ نکالتی تو میں تیرے سوا کہیں نہ رہتا۔(ترمذی) ظاہر ہے کہ ترک وطن پر انسان صرف اسی صورت میں آمادہ ہو سکتا ہے جب وہ انتہائی مجبور ہو یا کوئی عظیم مقصد اس کے پیش نظر ہو اور مسلمانوں کے لئے یہ مقصد دین اسلام کی سربلندی تھا اور ہجرت کے واقعہ کو سنہ ہجری کی بنیاد قرار دینے کا مقصد ہی یہ تھا کہ مسلمانوں کو ہر نئے سال کے آغاز پر یہ پیغام یاد رہے کہ انہیں اسلام کی سربلندی کے لئے بڑی سے بڑی قربانی سے بھی دریغ نہ کرنا چاہیے۔

رسم و رواج کی حوصلہ شکنی: کسی ملک یا علاقہ کے رسم و رواج عموماً موسم سے گہرا تعلق رکھتے ہیں۔میلے ٹھیلے، تفریحی سفر، گرمیوں کی چھٹیاں، موسم بہار کی تقریبات، مختلف قسم کے محاصل اور نذرانوں کی وصولیوں کے اوقات وغیرہ سب امور موسم سے وابستہ ہیں اور موسموں کا تعلق شمسی سال سے ہے۔لہٰذا جوں جوں مذہب سے لگاؤ کم ہوتا اور بیگانگی بڑھتی جاتی ہے، شمسی سال کے ساتھ لگاؤ بڑھ جاتا ہے، اسی بنا پر بیشتر لوگوں نے شمسی سال کو اپنایا، یا قمری سال میں پیوندکاری کر کے اسے شمسی سال کے مطابق ڈھال لیا۔انتہا یہ ہے کہ آج کل مزاروں کے مجاور اور منتظمین نے بھی زمانہ جاہلیت کے پروہتوں کی طرح عرسوں کی تاریخیں بھی شمسی سال (خواہ بکرمی ہو یا عیسوی) کے مطابق کر رکھی ہیں، (عرسوں کا جواز یا عدم جواز بجائے خود ایک الگ مسئلہ ہے) سردست ہم یہ بتلانا چاہتے ہیں کہ ایسی تقریبات جو خالص دینی اور مقدس سمجھی جاتی ہیں' میں سے بھی ہجری تقویم کو خارج کر دیا گیا ہے، حالانکہ یہ بات اسلامی اقدار کے منافی ہے۔اسلام رسم و رواج کو بشرطیکہ وہ جائز بھی ہوں، ثانوی حیثیت دیتا ہے، اس کا اولین مقصد احکامات و عبادات الٰہی اور شعائر اللہ کی صحیح طور پر اور معین وقت پر تعمیل ہے، اسی بنا پر اسلام نے قمری تقویم کو اختیار کیا جو اس کی روح کے عین مطابق

باقی صفحہ 17 پر

فضائل حرمین شریفین

مقامات مقدسہ کا عطر بیز تذکرہ



تحریر: جناب محمد طیب معاذ (کراچی)

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿وَمَنْ يُّعَظِّمْ شَعَآئِرَ اللّٰهِ فَاِنَّهَا مِنْ تَقْوَى الْقُلُوْبِ﴾ [الحج:۳۲]

''اور جو شخص اللہ کے شعائر کی تعظیم کرے تو یہ بات دلوں کے تقویٰ سے تعلق رکھتی ہے۔''

شہر مکہ کا شمار اہل اسلام کے محبوب ترین شہروں میں ہوتا ہے۔ اہل اسلام کے دل اس ارضِ پاک کی محبت سے لبریز ہیں، فرزندانِ اسلام کے دلوں کی سب سے بڑی خواہش اس قطعۂ ارضی کی زیارت ہے۔ مکہ کی حاضری اور اس کے فیوض وبرکات سمیٹنے کے لیے ''نیل کے ساحل سے تا بخاک کاشغر'' کا ہر مسلم بے چین رہتا ہے۔

قرآن پاک میں مکہ مکرمہ کا ذکر خیر متعدد مقامات پر آیا ہے جس میں مکہ مکرمہ کی تاریخ، ارتقائی منازل اور مکہ مکرمہ میں موجود دیگر مشاعر مقدسہ کو مختلف پیرائے میں بیان کیا گیا ہے۔ چند ایک قرآنی مقامات درج ذیل ہیں:

بابرکت مقام:

خانہ کعبہ کو قرآن پاک نے بابرکت مقام قرار دیا ہے جیسا کہ ارشادِ ربانی ہے:

﴿اِنَّ اَوَّلَ بَيْتٍ وُّضِعَ لِلنَّاسِ لَلَّذِيْ بِبَكَّةَ مُبٰرَكًا وَّهُدًى لِّلْعٰلَمِيْنَ ۝ فِيْهِ اٰيٰتٌۢ بَيِّنٰتٌ مَّقَامُ اِبْرٰهِيْمَ وَ مَنْ دَخَلَهٗ كَانَ اٰمِنًا﴾ [آلِ عمران: ۹۶،۹۷]

''بلاشبہ سب سے پہلا گھر (عبادت گاہ) جو لوگوں کے لیے تعمیر کیا گیا وہی ہے جو مکہ میں واقع ہے، اس گھر کو برکت دی گئی اور تمام جہان والوں کے لیے مرکز ہدایت بنایا گیا۔ اس میں کئی کھلی نشانیاں ہیں (جن میں سے ایک) سیدنا ابراہیم علیہ السلام کا مقام (عبادت) ہے جو شخص اس گھر میں داخل ہوا وہ مامون ومحفوظ ہو گیا۔''

ان آیات میں خانہ کعبہ کی پانچ خصوصیات ذکر کی گئی ہیں:

۱: خانہ کعبہ کو اللہ تبارک وتعالیٰ کا پہلا گھر ہونے کا شرف حاصل ہے۔ ۲: خانہ کعبہ بابرکت مقام ہے۔

۳: خانہ کعبہ اہل عالم کے لیے مرکز رشد وہدایت ہے۔

۴: خانہ کعبہ میں باری تعالیٰ کی کھلی نشانیاں (شعائر اللہ) مثل زمزم، مقام ابراہیم وغیرہ ہیں۔

۵: اس گھر میں داخل ہونے والا امان کا مستحق بن جاتا ہے۔

پاکیزہ جگہ: دوسرے مقام پر خانۂ کعبہ کی فضیلت وطہارت کا تذکرہ کرتے ہوئے فرمایا:

﴿وَ اِذْ جَعَلْنَا الْبَيْتَ مَثَابَةً لِّلنَّاسِ وَ اَمْنًا وَ اتَّخِذُوْا مِنْ مَّقَامِ اِبْرٰهٖمَ مُصَلًّى وَ عَهِدْنَاۤ اِلٰۤى اِبْرٰهٖمَ وَ اِسْمٰعِيْلَ اَنْ طَهِّرَا بَيْتِيَ لِلطَّآئِفِيْنَ وَ الْعٰكِفِيْنَ وَ الرُّكَّعِ السُّجُوْدِ ۝ وَ اِذْ قَالَ اِبْرٰهٖمُ رَبِّ اجْعَلْ هٰذَا بَلَدًا اٰمِنًا وَّ ارْزُقْ اَهْلَهٗ مِنَ الثَّمَرٰتِ مَنْ اٰمَنَ مِنْهُمْ بِاللّٰهِ وَ الْيَوْمِ الْاٰخِرِ قَالَ وَ مَنْ كَفَرَ فَاُمَتِّعُهٗ قَلِيْلًا ثُمَّ اَضْطَرُّهٗۤ اِلٰى عَذَابِ النَّارِ وَ بِئْسَ الْمَصِيْرُ ۝ وَ اِذْ يَرْفَعُ اِبْرٰهٖمُ الْقَوَاعِدَ مِنَ الْبَيْتِ وَ اِسْمٰعِيْلُ رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ﴾ [البقرة: ۱۲۵-۱۲۷]

''اور جب ہم نے بیت اللہ کو لوگوں کے لیے عبادت گاہ اور امن کی جگہ قرار دیا (تو حکم دیا کہ) مقامِ ابراہیم کو جائے نماز بناؤ اور سیدنا ابراہیم اور سیدنا اسماعیل علیہما السلام کو تاکید کی کہ وہ میرے گھر کو طواف کرنے والوں، اعتکاف اور رکوع وسجود کرنے والوں کے لیے صاف ستھرا رکھیں۔ جب ابراہیم علیہ السلام نے یہ دعا کی کہ اے میرے پروردگار! اس جگہ کو امن کا شہر بنا دے اور اس کے رہنے والوں میں سے جو کوئی اللہ پر اور روزِ آخرت پر ایمان لائیں انھیں پھلوں کا رزق عطا فرما۔ اللہ نے فرمایا: ''اور جو کوئی کفر کرے گا تو اس چند روزہ زندگی کا سامان تو میں اسے بھی دوں گا مگر آخرت میں اسے دوزخ کے عذاب کی طرف دھکیل دوں گا اور وہ بہت برا ٹھکانا ہے۔ جب ابراہیم اور اسماعیل علیہما السلام بیت اللہ کی بنیادیں اٹھا رہے تھے تو انھوں نے دعا کی کہ اے ہمارے پروردگار! ہم سے (یہ خدمت) قبول فرما لے۔ بلاشبہ تُو ہی سب کی سننے والا اور سب کچھ جاننے والا ہے۔''

رسولِ معظم ﷺ کی شدید خواہش تھی کہ مکہ میں موجود مسجد حرام کو قبلہ بنایا جائے چنانچہ نبی کریم ﷺ کی خواہش کو پورا کرتے ہوئے ارشاد فرمایا:

﴿قَدْ نَرٰى تَقَلُّبَ وَجْهِكَ فِي السَّمَآءِ فَلَنُوَلِّيَنَّكَ قِبْلَةً تَرْضٰىهَا فَوَلِّ وَجْهَكَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ﴾ [البقرة:۱۴۴]

''ہم تمھارے چہرے کا بار بار آسمان کی طرف اٹھنا دیکھ رہے ہیں۔ لہٰذا ہم آپ کو اسی قبلے کی طرف پھیر دیتے ہیں جو آپ کو پسند ہے۔ سو اب آپ اپنا رخ مسجد الحرام (کعبہ) کی طرف پھیر لیجیے۔''

﴿جَعَلَ اللّٰهُ الْكَعْبَةَ الْبَيْتَ الْحَرَامَ قِيٰمًا لِّلنَّاسِ﴾ [المائدة:۹۷]

''اللہ تعالیٰ نے کعبہ کو جو قابل احترام گھر ہے لوگوں کے لیے (امن وجمعیت کے) قیام کا ذریعہ بنا دیا ہے۔''

مقام محبوب: جد الانبیاء سیدنا ابراہیم u نے باری تعالیٰ سے دعا کی کہ وادیِ مکہ کی محبت ہر کلمہ گو کے دل میں جاگزیں کر دی جائے۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿رَبَّنَاۤ اِنِّيْۤ اَسْكَنْتُ مِنْ ذُرِّيَّتِيْ بِوَادٍ غَيْرِ ذِيْ زَرْعٍ عِنْدَ بَيْتِكَ الْمُحَرَّمِ رَبَّنَا لِيُقِيْمُوا الصَّلٰوةَ فَاجْعَلْ اَفْـِٕدَةً مِّنَ النَّاسِ تَهْوِيْۤ اِلَيْهِمْ وَ ارْزُقْهُمْ مِّنَ الثَّمَرٰتِ لَعَلَّهُمْ يَشْكُرُوْنَ﴾ [ابراهيم:۳۷]

''اے ہمارے پروردگار! میں نے اپنی اولاد کے ایک حصے کو تیرے قابل احترام گھر کے پاس ایسے میدان میں لا بسایا ہے جہاں کوئی کھیتی نہیں تاکہ وہ نماز قائم کریں۔ پروردگار! لوگوں کے دلوں کو ان کی طرف مائل کر دے اور انھیں کھانے کو پھل مہیا فرما۔ توقع ہے کہ یہ شکرگزار رہیں گے۔''

امن والی جگہ:

﴿وَضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا قَرْيَةً كَانَتْ اٰمِنَةً مُّطْمَئِنَّةً يَّاْتِيْهَا رِزْقُهَا رَغَدًا مِّنْ كُلِّ مَكَانٍ﴾ [النحل:۱۱۲]

''اللہ تعالیٰ ایک بستی کی مثال بیان کرتا ہے جو امن وچین سے رہتی تھی اور ہر طرف سے اس کا رزق

اسے بفراغت پہنچ رہا تھا۔"

دوسری جگہ مکہ کی قسم اٹھائی اور فرمایا:

﴿وَهٰذَا الْبَلَدِ الْأَمِيْنِ﴾ [التین:۳]

"اور اس پُر امن شہر (مکہ) کی قسم۔"

بہترین جگہ: رسولِ معظم ﷺ نے مکہ کی سرزمین کو بہترین قرار دیتے ہوئے فرمایا:

((ان عبد الله بن عدى بن حمراء الزهرى قال: رأيت رسول الله ﷺ على راحلته واقفا بالحزورة يقول: والله إنك لخير أرض الله وأحب أرض الله إلى الله ولولا أنى أخرجت منك ما خرجت.)) (صحيح ابن حبان: ۳۷۰۰ صححه الألبانى)

"سیدنا عبداللہ بن عدی بن حمراء سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کو حزورہ کے مقام پر کھڑے ہو کر فرماتے ہوئے سنا کہ اللہ کی قسم! اے مکہ تُو اللہ کی ساری زمین سے بہتر اور اللہ کے نزدیک پوری زمین سے زیادہ محبوب ہے۔ اگر مجھے یہاں سے جانے پر مجبور نہ کیا جاتا تو ہرگز نہ جاتا۔"

عزیز ترین شہر:

عن ابن عباس، قال: قال رسول الله ﷺ: ما أطيبك من بلدة وأحبك إلى ولولا أن قومى يخرجونى منك ما سكنت غيرك. (صحيح ابن حبان: ۳۷۰۱)

"سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مکہ مکرمہ سے فرمایا: تو کتنا اچھا شہر ہے اور مجھے کتنا عزیز ہے اگر مجھے میری قوم یہاں سے نہ نکالتی تو میں تیرے علاوہ کہیں نہ ٹھہرتا۔"

مکہ میں موجود مشاعر مقدسہ کی اہمیت کا اندازہ اس فرمانِ محمدی ﷺ سے لگایا جاسکتا ہے:

سمعت رسول الله ﷺ يقول: وهو مسند ظهره إلى الكعبة: الركن والمقام ياقوتتان من يواقيت الجنة ولولا أن الله طمس على نورهما لأضاء تا مابين المشرق والمغرب.

"عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ رسولِ معظم ﷺ کعبہ کے ساتھ پیٹھ لگا کر بیٹھے ہوئے تھے کہ آپ نے فرمایا: رکن یمانی اور مقامِ ابراہیم جنت کے ہیروں میں سے ہیرے ہیں اور اگر اللہ تعالیٰ نے ان کی روشنی کو بجھایا نہ ہوتا تو مشرق و مغرب کے درمیان جتنی چیزیں ہیں سب کو یہ دونوں روشن کردیتے۔"

حجر اسود کی فضیلت بیان کرتے ہوئے فرمایا:

عن ابن عباس قال: قال رسول الله ﷺ: إن لهذا الحجر لسانا وشفتين يشهد لمن استلمه يوم القيامة بحق. (مسند احمد: ۲٦٤٠٧)

"سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: قیامت کے دن یہ حجر اسود اس طرح آئے گا کہ اس کی ایک زبان اور دو ہونٹ ہوں گے اور یہ اس شخص کے حق میں گواہی دے گا جس نے اس کا استلام کیا ہوگا۔"

مکہ میں اسلحہ کی نمائش حرام ہے:

عن جابر بن عبد الله قال: سمعت النبى ﷺ يقول: لا يحل لأحد أن يحمل السلاح بمكة. (سلسلة الصحيحة: ۲۹۳۸)

"سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ کسی آدمی کے لیے مکہ میں اسلحہ اٹھانا جائز نہیں۔"

مکہ حرم والی جگہ: مکہ مکرمہ میں رسولِ معظم ﷺ نے قتال وفساد کو تا قیامت ممنوع وحرام قرار دیا ہے۔ سنن ابی داود کی صحیح روایت میں رسولِ معظم ﷺ نے حرمت مکہ کے متعلق تفصیلی احکامات جاری کیے جو کہ درج ذیل ہیں:

عن أبى هريرة قال: لما فتح الله جل وعلا على رسوله ﷺ مكة قتلت هذيل رجلا من بنى ليث بقتيل كان لهم فى الجاهلية فبلغ ذلك رسول الله ﷺ فقام فقال: إن الله جل وعلا حبس الفيل عن مكة وسلط عليها رسوله والمؤمنين وإنها تحل لأحد كان قبلى ولا تحل لأحد بعدى وإنما أحلت لى ساعة من نهار وإنها ساعتى هذه ثم هى حرام لا يعضد شجرها ولا يختلى شوكها ولا يلتقط ساقطها إلا لمنشد ومن قتل له قتيل فهو بخير النظرين: إما أن يقتل وإما أن يفدى فقام رجل من اليمن يقال له: أبو شاه فقال: يا رسول الله اكتبوا لى فقال رسول الله ﷺ: اكتبو لأبى شاه ثم قام العباس فقال: يا رسول الله إلا الإذخر فإنا نجعله فى قبورنا وفى بيوتنا فقال رسول الله ﷺ إلا الإذخر. (سنن ابى داود، صححه الالبانى)

"سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ جب اللہ نے اپنے رسول ﷺ پر مکہ کو فتح فرمایا تو آپ ﷺ لوگوں میں کھڑے ہوئے اور اللہ کی حمد وثنا بیان کی پھر فرمایا کہ اللہ نے مکہ سے ہاتھی والوں کو روکا تھا اور اللہ نے مکہ پر اپنے رسول ﷺ اور مومنوں کو غلبہ عطا فرمایا اور مجھ سے پہلے کسی کے لیے بھی مکہ حلال نہیں تھا اور میرے لیے بھی ایک دن کے کچھ وقت کے لیے حلال ہوا تھا اور اب میرے بعد بھی کسی کے لیے حلال نہیں ہوگا اس لیے یہاں سے شکار بھگایا نہ جائے (یعنی شکار ممنوع ہے) اور نہ ہی یہاں کے کانٹے کاٹے جائیں اور نہ ہی یہاں کی گری ہوئی چیز کسی کے لیے حلال ہے سوائے اعلان کرنے والے کے یعنی گمشدہ چیز کو اٹھا کر اگر اس کا اعلان کرے اسے اس کے مالک تک پہنچائے تو اس کے لیے حلال ہے اور جس آدمی کو کوئی قتل کر دے تو اس کے لواحقین کے لیے دو چیزوں میں سے ایک کا اختیار ہے: یا اس کی دیت لے لے یا اسے قصاصاً قتل کردے۔ ابوشاہ رضی اللہ عنہ کھڑا ہوا جو یمن کا ایک آدمی تھا اس نے عرض کیا اے اللہ کے رسول! مجھے یہ لکھوا دیں تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ابوشاہ کو لکھ دو۔ سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما نے عرض کیا اے اللہ کے رسول ﷺ! اِذخر (گھاس) کو مستثنیٰ فرمادیں کیونکہ ہم اسے اپنی قبروں اور گھروں میں استعمال کرتے ہیں تو رسول اللہ ﷺ نے اِذخر (گھاس) کو مستثنیٰ فرمادیا (یعنی حرم کی حدود میں گھاس کاٹنے کی اجازت ہے۔)"

مکہ مکرمہ سے ہجرت کرنا منع ہے:

رسولِ معظم ﷺ نے مکہ جیسے مقدس شہر سے نقل مکانی سے منع فرمایا ہے:

عن ابن عباس رضى الله عنهما قال: قال النبى ﷺ يوم افتتح مكة لا هجرة ولكن جهاد ونية. (صحيح بخاری: ۱۸/۳)

"سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے جس دن مکہ فتح کیا تو فرمایا کہ ہجرت باقی نہ رہی لیکن جہاد اور نیت ہے۔"

فضائل مدینہ منورہ: مکہ مکرمہ میں جب فرزندانِ اسلام اور پیغمبر پر اعلانِ توحید کی پاداش میں عرصہ حیات تنگ کردیا گیا تو رب تعالیٰ نے اہل اسلام کو مدینہ منورہ کی

طرف ہجرت کی اجازت مرحمت فرمائی۔ امام رحمہ اللہ نے سیّدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت بیان کی ہے کہ نبی کریم ﷺ مکہ مکرمہ میں تھے کہ آپ ﷺ کو ہجرت کا حکم دیا گیا اور اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی:

﴿وَ قُلْ رَّبِّ اَدْخِلْنِیْ مُدْخَلَ صِدْقٍ وَّاَخْرِجْنِیْ مُخْرَجَ صِدْقٍ وَّاجْعَلْ لِّیْ مِنْ لَّدُنْكَ سُلْطٰنًا نَّصِیْرًا﴾ [الإسراء:۸۰]

"اور دعا کیا کریں کہ اے میرے پروردگار! مجھے جہاں لے جا اچھی طرح لے جا اور جہاں سے نکال اچھی طرح نکال اور میرے لیے اپنے پاس سے غلبہ اور امداد مقرر فرما دے۔"

امام ترمذیؒ نے اس حدیث کو حسن قرار دیا ہے۔

امام قتادہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اچھی طرح داخل کرنے سے مراد مدینہ میں داخل کرنا اور اچھی طرح نکالنے سے مراد مکہ سے نکالنا ہے۔ (تفسیر طبری ملخص از تفسیر ابن کثیر)

اس ارضِ پاک کے ساتھ بھی اہل اسلام کی خصوصی عقیدت وابستہ ہے۔ باری تعالیٰ نے اپنے پیغمبر کے مستقل ٹھکانے کے لیے اسی مقدس ارض کا انتخاب فرمایا اور اسلام کی ضیاء پاشیوں کا منبع ومرکز بھی یہی شہر عظیم ہے۔ مدینہ منورہ کی عظمت قرآن اور صاحب قرآن نے متعدد مقامات پر بیان کی ہے جن میں چند ایک اہم مقام ذیل میں دیے جا رہے ہیں:

﴿اَلَمْ تَكُنْ اَرْضُ اللّٰهِ وَاسِعَةً فَتُهَاجِرُوْا فِیْهَا﴾ [النساء:۹۷]

"کیا اللہ کی زمین میں کشادگی نہ تھی کہ تم اس میں ہجرت کرتے۔"

بعض مفسرین نے "ارض اللہ" سے مراد مدینہ طیبہ لیا ہے۔ یہاں پر اللہ نے مدینہ کی نسبت اپنی طرف کی ہے۔

ایمان والی سرزمین:

عن أبي هريرة رضي الله عنه، أن رسول الله ﷺ، قال: ((إن الإيمان ليأرز إلى المدينة كما تأرز الحية إلى جحرها)) (صحيح بخاري، رقم الحديث: ۱۸۷۶)

"سیّدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ایمان مدینہ کی طرف سمٹ کر آئے گا جس طرح سانپ اپنے بل میں سمٹ آتا ہے۔"

دعائے نبوی سے معمور سرزمین:

عن أبي هريرة، انه قال: ((كان الناس إذا رأوا أول الثمر جاء وا به إلى النبي ﷺ، فإذا أخذه رسول الله ﷺ، قال: اللهم بارك لنا في ثمرنا، وبارك لنا في مدينتنا، وبارك لنا في صاعنا، وبارك لنا في مدنا، اللهم إن إبراهيم عبدك وخليلك ونبيك، وإني عبدك ونبيك، وإنه دعاك لمكة، وإني أدعوك للمدينة بمثل ما دعاك لمكة، ومثله معه، قال: ثم يدعو أصغر وليد له فيعطيه ذلك الثمر)) (صحيح مسلم، رقم الحديث: ۱۳۷۳)

"سیّدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ جب لوگ پہلی بار کا پھل کاٹتے تو وہ اسے نبی ﷺ کی طرف لے آتے تو رسول اللہ ﷺ اسے پکڑتے اور دعا فرماتے: اے اللہ! ہمارے لیے ہمارے پھلوں میں برکت عطا فرما اور ہمارے لیے ہمارے شہر میں برکت عطا فرما اور ہمارے لیے ہمارے صاع میں برکت عطا فرما اور ہمارے لیے ہمارے مُد میں برکت عطا فرما۔ اے اللہ! ابراہیم علیہ السلام تیرے بندے اور تیرے خلیل اور تیرے نبی ہیں اور میں تیرا بندہ اور تیرا نبی ہوں اور انھوں نے مکہ کے لیے تجھ سے دعا کی تھی اور میں مدینہ کے لیے تجھ سے ان دعاؤں کا دوگنا کی دعا کرتا ہوں جو تجھ سے سیّدنا ابراہیم علیہ السلام نے مکہ کے لیے کی تھیں۔ پھر آپ ﷺ کسی چھوٹے بچے کو بلا کر اسے یہ پھل عطا فرماتے۔"

مدینہ میں شرانگیزی کی ممانعت اور حرم مدنی کا بیان:

عن علي قال: ((ما كتبنا عن رسول الله ﷺ إلا القرآن وما في هذه الصحيفة قال: قال رسول الله ﷺ: المدينة حرام ما بين عير إلى ثور فمن أحدث حدثا فيها أو آوى محدثا فعليه لعنة الله والملائكة والناس أجمعين لا يقبل منه صرف ولا عدل)) (سنن أبي داود)

"سیّدنا علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم نے رسول اللہ ﷺ سے قرآن اور اس صحیفے کے علاوہ کچھ نہیں لکھا (صحیفہ سے مراد دیت کے وہ احکام ہیں جو رسول اللہ ﷺ نے سیّدنا علی رضی اللہ عنہ کو لکھوائے تھے اور وہ ان کی تلوار کے نیام میں رہتے تھے۔) سیّدنا علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مدینہ عائر سے لے کر ثور تک حرم ہے جو کوئی دین میں نئی بات نکالے یا ایسے شخص کو پناہ دے اس پر اللہ، فرشتوں اور تمام لوگوں کی طرف سے لعنت ہے ایسے شخص کا نہ فرض قبول ہوگا اور نہ نفل اور تمام مسلمانوں کا ذمہ ایک ہے جب ان میں سے کسی ادنی شخص نے کسی کافر کو پناہ دی اور کسی مسلمان نے اس کی پناہ کو توڑا تو اس پر اللہ فرشتوں اور تمام لوگوں کی طرف سے لعنت ہے ایسے شخص کی نہ نفلی عبادت قبول ہے نہ فرضی۔"

اہل مدینہ کو فریب دینا منع ہے:

عن عائشة هي بنت سعد، قالت: سمعت سعدا رضي الله عنه، قال: ((سمعت النبي ﷺ، يقول: لا يكيد أهل المدينة أحد، إلا انماع كما ينماع الملح في الماء)) (صحيح بخاري، رقم الحديث: ۱۸۷۷)

"عائشہ بنت سعد، سعد رضی اللہ عنہ سے روایت کرتی ہیں انھوں نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ اہل مدینہ سے جو شخص بھی فریب کرے گا وہ اس طرح گھل جائے گا جس طرح نمک پانی میں گھل جاتا ہے۔"

اہل مدینہ کو تکلیف دینا منع ہے:

عن أبي عبد الله القراظ، قال: سمعته يقول: سمعت أبا هريرة، وسعدا، يقولان: قال رسول الله ﷺ: ((اللهم بارك لأهل المدينة في مدهم وساق الحديث وفيه: من أراد أهلها بسوء، أذابه الله كما يذوب الملح في الماء)) (صحيح مسلم، رقم الحديث: ۱۳۸۷)

"سیّدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ اور سیّدنا سعد رضی اللہ عنہ دونوں حضرات فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے دعا فرمائی اے اللہ! اہل مدینہ کے لیے ان کے مد میں برکت عطا فرما۔ آگے حدیث اسی طرح ہے جیسے گزری اور اس حدیث میں ہے کہ جو آدمی مدینہ والوں کو تکلیف دینے کا ارادہ کرے گا تو اللہ اسے ایسے پگھلا دے گا جیسا کہ پانی میں نمک پگھل جاتا ہے۔"

شفاعت مصطفی ﷺ کے مستحقین:

مدینہ منورہ میں رہتے ہوئے تکالیف پر صبر کی فضیلت بیان کرتے ہوئے فرمایا:

عن يحنس، مولى الزبير، أخبره أنه كان جالسا

عند عبد الله بن عمر في الفتنة، فأتته مولاة له تسلم عليه، فقالت: إني أردت الخروج، يا أبا عبد الرحمن، اشتد علينا الزمان، فقال لها عبد الله: اقعدي لكاع، فإني سمعت رسول الله ﷺ، يقول: ((لا يصبر على لأوائها وشدتها أحد، إلا كنت له شهيدا أو شفيعا يوم القيامة)) (صحيح مسلم، رقم الحديث: ۱۳۷۷)

''سیّدنا یُحنّس مولیٰ زبیر ؓ سے روایت ہے وہ خبر دیتے ہیں کہ میں فتنے کے دور میں سیّدنا ابن عمر ؓ کے پاس بیٹھا تھا کہ ان کی آزاد کردہ باندی ان کے پاس آئی اور اس نے آپ کو سلام کیا اور عرض کرنے لگی کہ اے ابوعبدالرحمٰن ہم پر زمانے کی سختی ہے اور معاشی حالات کی تنگی ہے جس کی وجہ سے میں نے یہاں سے نکلنے کا ارادہ کیا ہے تو سیدنا عبداللہ بن عمر ؓ نے اس عورت سے فرمایا کہ یہیں بیٹھی رہو کیونکہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ جو آدمی مدینہ کی تکلیفوں اور اس کی سختیوں پر صبر کرے گا تو میں اس کی سفارش کروں گا یا آپ ﷺ نے فرمایا کہ میں قیامت کے دن اس کے حق میں گواہی دوں گا۔''

نوٹ: شارحین حدیث نے فتنہ سے واقعہ حرہ مراد لیا ہے۔

مدینہ میں سکونت کی ترغیب:

عن سفيان بن أبي زهير، قال: قال رسول الله ﷺ: ((تفتح الشام، فيخرج من المدينة قوم بأهليهم يبسون، والمدينة خير لهم لو كانوا يعلمون، ثم تفتح اليمن فيخرج من المدينة قوم بأهليهم يبسون، والمدينة خير لهم لو كانوا يعلمون، ثم تفتح العراق، فيخرج من المدينة قوم بأهليهم يبسون، خير لهم لو كانوا يعلمون)) (صحيح مسلم، رقم الحديث: ۱۳۸۸)

''سفیان بن ابی زہیر ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جب ملک شام فتح کیا جائے گا تو مدینہ سے ایک قوم اپنے گھر والوں کو لے کر اپنے اونٹوں کو ہنکاتے ہوئے نکلے گی اور مدینہ ان کے لیے بہتر ہے کاش کہ وہ لوگ جان لیں، پھر یمن فتح کیا جائے گا تو پھر ایک قوم اپنے گھر والوں کو لے کر اپنے اونٹوں کو ہنکاتے ہوئے نکلے گی اور مدینہ ان کے لیے بہتر ہے کاش کہ وہ لوگ جان لیں۔ پھر عراق فتح کیا جائے گا تو مدینہ سے ایک قوم اپنے گھر والوں کو لے کر اور اپنے اونٹوں کو ہنکاتے ہوئے نکلے گی اور مدینہ ان کے لیے بہتر ہے کاش کہ وہ لوگ جان لیں۔''

مدینہ میں موت کی فضیلت:

عن ابن عمر، قال: قال رسول الله ﷺ: ((من استطاع أن يموت بالمدينة فليمت بها، فإني أشفع لمن يموت بها)) (سنن النسائي: ۳۹۱۷)

''ابن عمر ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جس سے ہوسکے کہ مدینہ منورہ میں فوت ہو تو وہ مدینہ میں فوت ہونے کی کوشش کرے کیونکہ جو یہاں فوت ہوگا میں اس کی شفاعت کروں گا۔''

پاکیزہ معاشرہ

عن زيد بن ثابت رضي الله عنه، قال: لما خرج النبي ﷺ إلى أحد، رجع ناس ممن خرج معه، وكان أصحاب النبي ﷺ فرقتين: فرقة تقول: نقاتلهم، وفرقة تقول: لا نقاتلهم، فنزلت ﴿فَمَا لَكُمْ فِي الْمُنٰفِقِيْنَ فِئَتَيْنِ وَ اللّٰهُ اَرْكَسَهُمْ بِمَا كَسَبُوْا﴾ [النساء:۸۸] وقال: إنها طيبة، تنفي الذنوب، كما تنفي النار خبث الفضة. (صحيح بخاري، رقم الحديث: ۴۰۵۰)

''زید بن ثابت ؓ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں کہ جب رسولِ اکرم ﷺ احد کی لڑائی کے لیے نکلے تو کچھ لوگ جو آپ ﷺ کے ساتھ نکلے تھے واپس لوٹ گئے صحابہ کرام میں ان کے متعلق دو گروہ ہوگئے ایک گروہ کا خیال تھا کہ ان کو قتل کرنا چاہیے دوسرے گروہ نے کہا نہیں ایسا نہیں کرنا چاہیے۔ اس وقت اللہ تعالیٰ نے سورۃ النساء کی یہ آیت نازل فرمائی: ''مسلمانو! تم کو کیا ہوگیا ہے کہ تم منافقوں کے بارے میں دو گروہ ہوگئے ہو حالانکہ اللہ تعالیٰ نے ان کے اعمال کی وجہ سے ان کو کفر کی طرف لوٹا دیا ہے۔'' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ مدینہ طیبہ ہے وہ گناہ گاروں کو اس طرح نکال کر پھینک دیتا ہے جیسے بھٹی چاندی کا میل نکال دیتی ہے۔''

دوسری روایت میں ارشاد فرمایا:

عن جابر بن عبد الله، أن أعرابيا بايع رسول الله ﷺ، فأصاب الأعرابي وعك بالمدينة، فأتى النبي ﷺ، فقال: يا محمد، أقلني بيعتي، فأبى رسول الله ﷺ، ثم جاءه، فقال: أقلني بيعتي، فأبى، ثم جاءه، فقال: أقلني بيعتي فأبى، فخرج الأعرابي، فقال رسول الله ﷺ: إنما المدينة كالكير، تنفي خبثها، وينصع طيبها. (صحيح مسلم، رقم الحديث: ۱۳۸۳)

''جابر بن عبداللہ ؓ سے روایت ہے کہ ایک دیہاتی نے رسول اللہ ﷺ سے بیعت کی تو اس دیہاتی کو مدینہ میں شدید بخار ہوگیا تو نبی ﷺ کے پاس آیا اور اس نے عرض کیا اے محمد ﷺ میری بیعت واپس لوٹا دو تو رسول اللہ ﷺ نے انکار فرمایا وہ پھر آپ ﷺ کے پاس لوٹا تو رسول اللہ ﷺ نے انکار فرمایا وہ پھر آپ ﷺ کے پاس آیا اور اس نے عرض کیا کہ میری بیعت واپس لوٹا دو تو آپ ﷺ نے انکار فرمایا تو وہ دیہاتی مدینے سے نکل گیا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ مدینہ بھٹی کی طرح ہے جو اس میں آئے وہ اس کے میل کچیل وغیرہ کو دور کرتا ہے اور اس کے پاک کو خالص اور صاف ستھرا بناتا ہے۔''

مدینہ کی محبت کی وجہ سے رسول معظم ﷺ اہل مدینہ سے بھی محبت کیا کرتے تھے۔

عن عدي بن ثابت، قال: ((سمعت البراء يحدث عن النبي ﷺ أنه قال في الأنصار: لا يحبهم إلا مؤمن، ولا يبغضهم إلا منافق من أحبهم أحبه الله ومن أبغضهم أبغضه الله)) (صحيح مسلم، رقم الحديث: ۷۵)

''عدی بن ثابت نے کہا کہ میں نے براء ؓ کو نبی ﷺ سے یہ بیان کرتے ہوئے سنا جو آپ ﷺ نے انصار کے متعلق فرمایا تھا: ان سے مومن ہی محبت کرے گا اور منافق ہی بغض رکھے گا جو ان سے محبت کرے اللہ اسے محبوب بنائے اور جو ان سے بغض رکھے وہ اللہ کے ہاں مبغوض ہو۔''

دجال سے محفوظ شہر:

أن أبا سعيد الخدري، قال: ((حدثنا رسول الله ﷺ يوما حديثا طويلا عن الدجال، فكان فيما حدثنا، قال: يأتي، وهو محرم عليه أن يدخل نقاب المدينة، فينتهي إلى بعض السباخ التي تلي المدينة)) (صحيح مسلم، رقم الحديث: ۲۹۳۸)

''ابوسعید خدری ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ

ﷺ نے ایک دن ہم سے دجال کے متعلق ایک لمبی حدیث بیان کی اسی حدیث کے درمیان ہمیں آپ ﷺ نے بتایا کہ وہ آئے گا لیکن مدینہ کی گھاٹیوں میں داخل ہونا اس پر حرام ہوگا وہ مدینہ کے قریب بعض بنجر زمینوں تک ہی پہنچ پائے گا۔'' صحیح بخاری میں ارشادِ نبوی ہے:

ليس من بلد إلا سيطؤه الدجال، إلا مكة، والمدينة، ليس له من نقابها نقب، إلا عليه الملائكة صافين يحرسونها، ثم ترجف الدمينة بأهلها ثلاث رجفات، فيخرج الله كل كافر ومنافق. (صحيح بخارى، رقم الحديث: ١٨٨١)

''انس بن مالک رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا کوئی شہر ایسا نہیں ہے جس کو دجال پامال نہ کرے گا مگر مدینہ اور مکہ کہ وہاں داخل ہونے کے جتنے راستے ہیں ان پر فرشتے صف بستہ ہوں گے اور ان کی نگرانی کریں گے۔ پھر مدینہ کی زمین مدینہ والوں پر تین بار کانپے گی اللہ تعالیٰ ہر کافر اور منافق کو وہاں سے باہر کردے گا۔''

دوسرے مقام پر خوشخبری دیتے ہوئے ارشاد فرمایا:

((أبشروا معشر المسلمين لا يدخلها الدجال - يعني المدينة)) (صحيح ابن حبان)

''اے گروہِ مسلمانان! خوش ہوجاؤ مدینہ میں دجال داخل نہیں ہوگا۔''

اہل مدینہ کو خوف میں مبتلا کرنا سخت منع ہے:

عن محمد بن جابر بن عبد الله عن أبيه قال: قال رسول الله ﷺ: من أخاف أهل المدينة أخافه الله. (صحيح ابن حبان)

''محمد بن جابر بن عبداللہ اپنے والد سے بیان فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جو اہل مدینہ کو ڈراتا ہے تو اس کو اللہ تعالیٰ خوف میں مبتلا کردیتے ہیں۔''

جنتی زمین: مدینہ میں موجود مشاعر مقدسہ کے بارے میں بھی متعدد فضائل وارد ہوئے ہیں، مثلاً:

عن أبي هريرة، عن النبي ﷺ قال: ((ما بين بيتي ومنبري روضة من رياض الجنة)) (صحيح ابن حبان)

''ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ میرے گھر اور میرے منبر کے درمیان والا زمین کا ٹکڑا جنت کے باغوں میں سے ایک باغ ہے۔''

مدینہ کی کھجوروں کی عظمت:

سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((من أكل سبع تمرات مما بين لابتيها حين يصبح لم يضره سم حتى يمسى)) (صحيح مسلم، رقم الحديث: ٢٠٤٧)

''جو آدمی صبح کے وقت (مدینہ منورہ) میں دو سیاہ پتھروں والے میدانوں کے درمیان والی کھجوروں سے سات عدد کھجوریں کھائے، اسے شام ہونے تک کوئی زہر نقصان نہیں پہنچا سکتا۔''

خاص طور مدینہ کی عجوہ کھجور کے بارے میں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((من تصبح كل يوم سبع تمرات عجوة لم يضره في ذلك اليوم سم ولا سحر)) (صحيح بخارى، رقم الحديث: ٥٤٤٥، صحيح مسلم، رقم الحديث: ٢٠٤٧)

''جو شخص صبح کے وقت سات عدد عجوہ کھجوریں کھائے اسے اس دن زہر اور جادو کی وجہ سے کوئی نقصان نہیں پہنچ سکتا۔''

اہل علم نے اپنی تصانیف میں شہر مدینہ کے متعدد نام ذکر کیے، احادیث نبویہ میں بھی اس مقدس بستی کو متعدد اسماء کے ساتھ ذکر کیا ہے۔ احادیث سے مدینہ کے تقریباً ۲۵ ناموں کا علم ہوتا ہے جن میں سے اہم ترین درج ذیل ہیں: المحفوظۃ۔ مدخل صدق (سورۂ بنی اسرائیل میں مدخل صدق سے مراد اکثر مفسرین نے مدینہ منورہ مراد لیا ہے۔) دار الایمان، طیبۃ، الحرمۃ، المحفوظۃ، الایمان، ارض الہجرۃ۔

اہل علم بیان کرتے ہیں کہ کسی چیز کے زیادہ نام بھی اس چیز کی فضیلت وعظمت پر دلالت کناں ہوتے ہیں۔

مدینہ طیبہ میں کثرت سے مشاعر مقدسہ بھی ہیں جن کا شمار شعائر اللہ میں ہوتا ہے۔ مسجد نبوی کا شمار شہر مقدس کے اہم ترین مشاعر میں ہوتا ہے۔ اس مسجد کی فضیلت بیان کرتے ہوئے نبی مکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

((لا تشد الرحال إلا إلى ثلاثة مساجد مسجدى هذا ومسجد الحرام ومسجد الأقصى)) (متفق عليه)

''ثواب کی نیت سے صرف تین مساجد کی طرف سفر کیا جاسکتا ہے میری یہ مسجد (مسجد نبوی) مسجد حرام اور مسجد اقصیٰ۔''

مسجد نبوی میں ایک نماز ادا کرنا دوسری مسجد میں ایک ہزار نماز سے بہتر ہے سوائے مسجد حرام کے۔ (صحیح بخاری: ۱۱۹۰)

دوسری حدیث میں ارشاد فرمایا:

عن أبي هريرة، قال: قال رسول الله ﷺ: ((من جاء مسجدى هذا، لم يأت إلا لخير يتعلمه أو يعلمه، فهو بمنزلة المجاهد فى سبيل الله)) (مسند أحمد: ٩٤١٩)

''جو آدمی میری اس مسجد میں صرف بھلائی کو سکھانے یا سیکھنے کے لیے آتا ہے وہ اس مجاہد کی قدر ومنزلت کا مستحق ہے جو اللہ کی راہ میں جہاد کررہا ہو۔''

مسجد نبوی میں باجماعت چالیس نمازیں ادا کرنے والا انسان آگ سے بری، عذاب سے آزاد اور منافقت سے محفوظ ہوجاتا ہے۔ (طبرانی اوسط درجالہ ثقات)

محمد عربی ﷺ کو مدینہ منورہ سے شدید محبت تھی، رسولِ معظم ﷺ سفر سے واپسی پر مدینہ کے در و دیوار دیکھتے تو سواری کو تیز کردیتے تاکہ آپ ﷺ جلد از جلد اپنی محبوب سرزمین پر قدم رنجہ فرماسکیں۔

اہل علم نے فضل مدینہ کے تحت اس نکتے کو بھی ذکر کیا ہے کہ شہر مدینہ وہ عظیم شہر ہے جو خالص دعوت وتبلیغ کے ذریعے فتح ہوا اس کو فتح کرنے کے لیے اہل اسلام نے تلوار نہیں اٹھائی۔ اہل مدینہ کے لیے احرام زیب تن کرنے کا میقات طویل مسافت پر واقع ہے تاکہ اہل مدینہ زیادہ سے زیادہ اجر وثواب سمیٹ سکیں۔

مدینہ کی عظمت وفضیلت امام مالک کے اس اصول سے بھی مترشح ہوتی ہے جس میں انھوں نے خبر واحد کے مقابلے میں اہل مدینہ کے اجماع کو فوقیت دی ہے۔

✦✦✦✦✦

شرعی دم

الشیخ احمد بن عبدالعزیز الخضیری   ترجمہ وتفہیم: جناب عبدالرحمن سلفی

یقیناً دور حاضر میں مادہ پرست لوگ عروج پر ہیں، بعض لوگوں نے تو دنیاداری سے اس قدر تعلق مضبوط کر رکھا ہے وہ سمجھ بیٹھے ہیں کہ سعادت و بدبختی کا مصدر ومحور ہی دنیاوی دولت پر ہے۔ وہ یکسر بھول چکے ہیں کہ انسان اس سے کہیں اعلیٰ ترین مقصد کیلئے پیدا ہوا ہے حالانکہ تخلیق انسانیت کا عظیم ترین مقصد صرف اللہ تعالیٰ کی عبادت کرنا ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْإِنسَ إِلَّا لِيَعْبُدُونِ﴾ (الذاریات:۵۶)

''میں نے جنوں اور انسانوں کو صرف اپنی عبادت کیلئے پیدا کیا ہے۔''

اللہ تعالیٰ کی خاص حکمت یہ ہے کہ وہ اپنے بندوں پر آزمائش بھیجتے ہیں تاکہ انہیں نصیحت حاصل ہو، بندے اس حقیقی خالق سے رجوع کریں۔ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں:

﴿وَنَبْلُوكُم بِالشَّرِّ وَالْخَيْرِ فِتْنَةً وَإِلَيْنَا تُرْجَعُونَ﴾ (الانبیاء:۳۵)

''ہم تمہیں فائدہ ونقصان پہنچا کر آزماتے ہیں اور ہماری طرف ہی تم نے لوٹ کر آنا ہے۔''

اس رب کائنات کی رحمت ہی تو ہے کہ اس نے اپنے بندوں کیلئے مرض سے علاج مشروع قرار دیا، نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

((تداووا فان الله لم يضع داء الا وضع له دواء غيرداء واحد الهرم)) (سنن ابی داؤد حدیث ۳۸۵۵، مسند احمد ۱۸۴۵۴)

علاج کیا کرو، اللہ تعالیٰ نے جو بھی مرض پیدا کی ہے یقیناً اس کا علاج بھی بنا رکھا ہے صرف ایک مرض بڑھاپے کا علاج نہیں۔ بعض لوگوں نے تو امراض کے علاج میں اپنی پوری توجہ دواؤں پر مرکوز کر رکھی ہے وہ کہتے ہیں کہ ڈاکٹری تجربات اور دواؤں سے ہی علاج کرنا چاہیے۔ دوائی سے علاج میں کوئی حرج نہیں لیکن روحانی علاج شرعی دم سے ان کا بالکل منہ موڑ لینا انتہائی نامناسب ہے، حالانکہ دم بھی شرعی علاج ہے۔ یقیناً رسول کریم ﷺ نے دواء اور دم دونوں سے علاج کیا تھا۔ حضرت علیؓ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ایک رات نماز پڑھ رہے تھے آپ نے جب زمین پر ہاتھ رکھا تو بچھو نے ڈس لیا۔ رسول اللہ ﷺ نے اپنے جوتے سے اسے مار ڈالا، جب نماز سے فارغ ہوئے تو ارشاد فرمایا:

((لعن الله العقرب لاتدع مصليا ولا غيره اونبياء وغيره الا لدغتهم)) (مجمع الزوائد، سند حسن ہے)

بچھو پر اللہ لعنت کرے، نمازی وغیر نمازی یا نبی و غیر نبی کو بھی نہیں چھوڑتا، انہیں ڈس لیتا ہے۔ پھر آپ نے نمک منگوایا، پانی میں ڈالا، انگلی کے ڈسے ہوئے حصہ پر نمک والا پانی ڈالتے رہے پھر انگلی کو صاف کیا اور سورت قل اعوذ برب الفلق وقل اعوذ برب الناس پڑھ کر دم کیا۔ (دیکھئے مجمع الزوائد الہیثمی حدیث امام طبرانی) کبھی ذہن میں بات آجاتی ہے کہ دم سے علاج تو چند مخصوص امراض مثلاً نظر لگ جانا، جادو یا جن لگ جانے سے ہوسکتا ہے دیگر امراض میں دم کچھ اثر نہیں کرتا، شرعی دم کے متعلق یہ بہت غلط سوچ ہے، اس سوچ وفکر کی اصلاح ہونی چاہیے تاکہ ہم تمام امراض میں روحانی علاج شرعی دم سے اللہ کے حکم سے فائدہ اٹھا سکیں۔ تمام امراض میں دم کے عام فوائد پر قرآن وسنت میں بکثرت دلائل موجود ہیں مثلاً ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿قُلْ هُوَ لِلَّذِينَ آمَنُوا هُدًى وَشِفَاءٌ﴾ (فصلت:۴۴)

﴿وَنُنَزِّلُ مِنَ الْقُرْآنِ مَا هُوَ شِفَاءٌ وَرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِينَ﴾ (الاسراء:۸۲)

''کہہ دیجئے قرآن کریم مومنوں کے لیے ہدایت اور شفاء ہے۔'' ہم نے قرآن کریم میں شفاء بھی نازل کی ہے اور مومنوں کیلئے رحمت بھی۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

((اعرضوا علی رقاکم لابأس بالرقی مالم تکن شرکاً)) (صحیح مسلم حدیث ۲۲۰۰)

''مجھ پر اپنے دم (کے الفاظ) پیش کرو، شرک سے پاک دم میں کوئی حرج نہیں، علاج ہوسکتا ہے۔''

بعض لوگوں کا خیال ہے کہ جب ڈاکٹری تجربات اور دواؤں سے مکمل علاج ہوسکتا ہے تو پھر دم کی کیا ضرورت ہے۔ ان کا یقین بن چکا ہے کہ دم کچھ فائدہ نہیں دیتا حالانکہ پہلے لوگ دم ودعا کو علاج کیلئے استعمال کرتے آئے ہیں۔ دم کو مفید نہ سمجھنا بہت بڑی غلطی ہے، اس کی وضاحت کچھ اس طرح ہوسکتی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے بعض چیزوں کے حصول کیلئے کچھ اسباب بنائے ہیں لیکن ان اسباب سے بھی مطلوبہ چیز اس وقت حاصل ہوتی ہے جب اللہ تعالیٰ اس کے نفع بخش ہونے کا حکم صادر فرما دیں۔ چیزوں کے حصول کا اصل ذریعہ اللہ تعالیٰ کی مرضی و اجازت ہے اور اللہ کی رضا اس پر مکمل توکل واعتماد سے دم کرنے یا کرانے کی صورت میں ہے۔ شفاء کسی بھی علاج یا تجربہ سے حاصل ہو ہمیں یقین کرنا چاہیے کہ یہ شفا دم و دعاء کی برکت سے ملی ہے۔ اگر کبھی بتقاضائے حکمت الٰہی شفاء نہ مل سکے تو اس کا یہ مقصد نہیں کہ دم نفع بخش نہیں بسا اوقات مرض میں ابھی کچھ شدت آنا باقی ہوتی ہے لہٰذا کچھ دیر بعد اسی دم سے وہ مرض ختم ہوجاتا ہے۔

ہم مسلمانوں کا فرض ہے کہ خود شرعی دم سیکھیں تاکہ اس سے ہم خود بھی مستفید اور دوسروں کو بھی فائدہ پہنچائیں۔ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

((من استطاع منکم ان ینفع اخاه فلیفعل)) (صحیح مسلم)

''جو کوئی اپنے بھائی مسلمان بھائی کو کچھ فائدہ پہنچا سکتا ہو وہ ضرور فائدہ پہنچائے۔''

دور حاضر میں لوگوں کو شرعی دم اور امراض سے حفاظتی تدابیر سے متعلق آگاہی کی ضرورت ہے کیونکہ لوگوں میں اللہ تعالیٰ سے دوری اور مسنون اذکار کے عدم التزام کی وجہ سے امراض پھیل چکی ہیں۔ حفظ ماتقدم کے طور پر نبی کریم ﷺ خود اپنے نواسوں حسن وحسین ؓ کو دم کر کے امراض سے محفوظ کر لیتے تھے، اس عمل میں بھی ہمارے لیے رسول کریم ﷺ اسوہ حسنہ ہیں۔ امراض سے حفاظتی تدابیر اور ان کے واقع ہونے کے بعد علاج کے

تین مراحل ہیں:

پہلا مرحلہ: امراض کے اسباب معلوم کیے جائیں تاکہ امراض سے بچا جا سکے۔

دوسرا مرحلہ: اسباب امراض سے حفاظت، بچاؤ پرہیز، ہر مسلمان کی زندگی میں یہ اہم ترین مرحلہ ہے۔ الوقایة خیر من العلاج۔ پرہیز علاج سے بہتر ہے۔

تیسرا مرحلہ: مرض کا علاج کرنا، مرض دور کرنا۔

دم کے فوائد: ① دم سے آپ اللہ تعالیٰ کے زیادہ قریب ہو جائیں گے اور اللہ تعالیٰ پر آپ کا اعتماد و بھروسہ بڑھ جائے گا۔ ② شعبدہ بازوں، نجومیوں اور جادوگروں سے نجات مل جائے گی۔ ③ دم اللہ تعالیٰ کے نزدیک محبوب ترین اذکار میں سے ہے۔ ④ دم دور حاضر کی امراض: تنگی دل، غم و پریشانی کا مفید ترین و کامیاب علاج ہے۔ ⑤ دم دوسروں تک خیر پہنچانے کا ذریعہ ہے۔ ⑥ دم کروانا سنت نبوی ہے: عن عائشةؓ كان اذا اشتكى النبيﷺ رقاه جبريل (مسلم باب الطب حديث ٢١٨٥) ⑦ ترک قرآن کے الزام سے انسان بری ہو جاتا ہے۔ حافظ ابن القیم نے فرمایا: ومن هجر القرآن هجر التداوي والاستشفا به (الفوائد لابن القيم ص ١٥٦)

شرعی دم کے آداب

دم سیکھنے، سکھانے اور اس پر عمل کرنے میں اللہ تعالیٰ کی رضا مقصود ہو کہ میرا رب راضی ہو جائے۔ (۲) اللہ تعالیٰ کی ذات پر مکمل یقین اور پختہ اعتماد ہو۔ (۳) دین وعقیدہ پر استقامت اور لوگوں کی اصلاح کے جذبہ سے سرشار ہو۔ (۴) دم کرنے والے کا پختہ یقین ہو کہ اصل شفا تو اللہ تعالیٰ کی جانب سے ہوگی میں تو صرف مریض کیلئے حصول شفا کا ایک شرعی سبب استعمال کر رہا ہوں۔ (۵) ہمیشہ حلال کھانے کا عادی و حریص رہے تا کہ صحیح حدیث میں موجود وعید سے بچ سکے۔

(٦) شرعاً ممنوع قول وفعل سے مکمل اجتناب کرے اور غیر مسنون دعاؤں سے بھی پرہیز کرے۔ (٧) ذکر و دعا میں فضیلت والے اوقات کی تلاش میں رہے اور اوقات قبولیت ملحوظ رکھے۔ (٨) دعا میں قرآنی آیات بھی پڑھا کرے، شرعاً جائز دعائیں ہی کرے۔

(٩) باوضوء اور پاک صاف رہنے کی عادت بنائے ☆اپنی جگہ و مکان میں کتوں اور تصویروں کے رکھنے کی اجازت نہ دے کیونکہ رحمت کے فرشتے ایسی جگہوں پر نازل نہیں ہوتے۔ (١٠) دم پورے غور وفکر، حضور قلب سے پڑھے، آداب دعا ملحوظ خاطر رکھے۔ (١١) راز کی جن باتوں کو شریعت محفوظ رکھنے کا تقاضا کرے، انہیں بالکل ظاہر نہ کرے۔ (١٢) مریض پر رحم کا جذبہ غالب رہے، اس کی نفسی و مادی حالت کا بہت خیال کرے۔ (١٣) ذکر واذکار پڑھ کر اپنے جسم پر بھی پھونک مارے۔

مریض کیلئے چند نصیحتیں

① ہر شفا اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے، اسے مکمل یقین ہو کہ دم اور دم کرنے والا یا ڈاکٹر و دواء یہ صرف حصول شفاء کے شرعی اسباب ہیں، ان میں سے کوئی بھی بذات خود شفا دہندہ نہیں۔

② قرآن کی عظمت و فضیلت ذہن نشین کرے، تمام امراض سے شفا صرف اللہ تعالیٰ کے حکم سے ہوتی ہے۔

③ شرعی دم بھی کرائے پھر ساتھ ہی شعبدہ باز نجومیوں کے پاس بھی جائے، ایسا ہرگز نہ کرے۔

④ دل کی گہرائیوں سے شفاء کی سچی التجاء وگزارش کرے، اللہ تعالیٰ کے فرمان: (واذا مرضت فهو يشفين) جب بھی میں بیمار ہوتا ہوں اللہ ہی شفاء دیتے) پر کامل یقین ہو۔

⑤ گناہوں سے سچی توبہ کرے، کمی و کوتاہی کا اعتراف کرے۔

⑥ کثرت سے دعائیں کرے، الحاح و انکساری کے ساتھ اللہ تعالیٰ سے شفاء طلب کرے۔

⑦ دوران مرض دم کی دعائیں جاری رکھے۔ صبح و شام کے اذکار مسلسل کرتا رہے۔

⑧ کثرت سے صدقہ و خیرات بھی کرے، صدقہ مصیبت کو ٹال دیتا ہے۔

دم کن چیزوں سے کرنا چاہیے

① قرآنی الفاظ سے دم کرنا چاہیے:

﴿وَنُنَزِّلُ مِنَ الْقُرْآنِ مَا هُوَ شِفَاءٌ وَرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِينَ وَلَا يَزِيدُ الظَّالِمِينَ إِلَّا خَسَارًا﴾ (الاسراء:٨٢)

② دم، اللہ تعالیٰ کے ناموں (اسماء حسنیٰ) سے کرنا چاہیے:

﴿ولله الاسماء الحسنى فادعوه بها﴾ (الاعراف ١٨٠)

③ سنت مطہرہ (احادیث کے الفاظ) سے دم کرنا چاہیے، فرمان نبوی ہے:

((اعرضوا على رقاكم...... لابأس بالرقىٰ مالم يكن فيها شرك)) (مسلم حديث: ٦٤)

''مجھ پر دم کے الفاظ پیش کرو جن الفاظ میں شرک نہیں ان سے دم کرنے میں کچھ حرج نہیں۔''

④ دم عربی الفاظ میں کرنا چاہیے۔ حافظ ابن حجرؒ فرماتے ہیں کہ جس دم میں تین شرطیں پائی جائیں وہ جائز: ① دم کے الفاظ کلام الٰہی قرآن کریم سے ہوں یا اللہ کے نام و صفات سے دم ہو۔ ② دم کے الفاظ عربی زبان کے ہوں۔ ③ دم کے الفاظ کا معنیٰ صحیح و معروف ہو۔ (صحیح بخاری مع الفتح کتاب الطب باب الرقی حدیث ٥٧٣٥)

دم کے ساتھ علاج کرنے کا طریقہ

① مریض کیلئے بہتر ہے کہ وہ خود دم پڑھے، تکلیف کی جگہ پر ہاتھ رکھے اور پھر اس جگہ پھونک مارے یا دم کرنے والا دم پڑھے اور مریض کی تکلیف کی جگہ پر ہاتھ یا انگلی رکھے لیکن اگر مریض اجنبی عورت ہو تو وہ خود ہاتھ رکھے گی اور دم کرنے والا دم پڑھ کر صرف وہاں پھونک مارے گا۔ حضرت عائشہ ؓ فرماتی ہیں:

((ان النبيﷺ كان ينفث على نفسه في المرض الذي مات فيه بالمعوذات فلما ثقل كنت انفث عليه بهن وامسح بيده نفسه بركتها سألت الزهري كيف بنفسه قال كان ينفث على يديه يمسح بهما نفسه)) (فتح الباري كتاب الطب حديث بخاري ٥٧٣٥)

''نبی کریم ﷺ اپنے آخری مرض میں معوذات سورتیں پڑھ کر اپنے جسم پر پھونک مارتے رہے اور جب مرض زیادہ شدید ہوگیا، غشی طاری ہونے لگی تو حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ پھر میں پڑھ کر پھونک مارتی اور آپ کا بابرکت ہاتھ آپ کے جسم پر پھیر دیتی۔ امام زہریؒ سے جب پوچھا گیا کہ نبی کریم ﷺ کیسے پڑھ کر پھونک مارتے تھے تو فرمایا کہ آپ پڑھ کر دونوں ہاتھوں پر پھونک مار لیتے پھر وہ ہاتھ جسم پر پھیر لیتے۔''

② پاک صاف پانی، زیتون کا تیل یا آب زمزم پر دم پڑھے پھر مریض کو پینے یا جسم پر لگانے کیلئے دے۔

③ دم کے الفاظ زعفران سے کاغذ پر لکھے پھر پانی میں حل کر کے مریض کو پلایا جائے۔

④ دم والی آیات مریض کامل یکسوئی، پوری توجہ، حضور قلب اور خاموش ہو کر بغور سنے۔

⑤ سورت اخلاص، معوذتین قل اعوذ برب الفلق، قل اعوذ برب الناس، سورت فاتحہ، آیۃ الکرسی ودیگر قرآنی آیات اور دعائیں بار بار پڑھے۔

امراض کے عام اسباب

① اللہ کا ذکر نہ کرنا یا بہت کم کرنا۔ ② قرآن و سنت میں مذکور ورد وظیفہ پڑھ کر اپنے آپ کو محفوظ نہ کرنا۔ ③ نظر لگ جانا، حسد، جادو وغیرہ برے اعمال کا لوگوں میں عام ہو جانا۔ ④ انسانوں کا جنوں پر ان کی خاص جگہوں میں ظلم و زیادتی کرنا، بسم اللہ پڑھے بغیر گرم پانی ان پر بہانا یا بلوں میں پیشاب کرنا۔ ⑤ اچانک زیادہ ڈر جانا، زیادہ غصے ہو جانا، زیادہ غمگین یا زیادہ خوش ہو جانا۔ ⑥ جن وشیاطین کی موجودگی کے اسباب پیدا کرنا جن سے رحمت والے فرشتوں کی آمد ہی رک جائے مثلاً بغیر شرعی عذر کے گھر میں کتا رکھنا، تصویر، لکڑی کے مجسمے بنا کر رکھنا، فحش لٹریچر رکھنا، نماز ضائع کرتے رہنا، شہوت پرستی میں منہمک رہنا۔ ⑦ بسم اللہ پڑھے بغیر بالکل برہنہ ہونا۔ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: اگر انسان کپڑے اتارتے وقت بسم اللہ پڑھ لے تو جنوں کی آنکھوں اور انسان کے پردے کی جگہوں کے درمیان پردہ حائل ہو جاتا ہے۔ (رواہ الطبرانی فی الاوسط ۲۵۰۴) ⑧ گھروں میں سنتیں اور نوافل نہ پڑھنا۔ حضرت عبداللہ بن عمرؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اپنی نمازوں میں سے کچھ حصہ اپنے گھروں کیلئے رکھو اور گھروں کو قبرستان نہ بناؤ۔ (بخاری حدیث ۴۳۲، مسلم حدیث: ۷۷۷)

امام نوویؒ فرماتے ہیں کہ نفلی نماز گھر میں پڑھنے سے گھر برکت والا ہو جاتا ہے، گھر میں رحمت والے فرشتے نازل ہوتے ہیں اور ایسے گھر سے شیطان دور بھاگتا ہے۔

کچھ خاص عارضی امراض کا علاج

بعض افراد کو اچانک کچھ تکالیف شروع ہو جاتی ہیں، تقاضا ہوتا ہے کہ ان کا بھی علاج کیا جائے مثلاً بعض اعضاء میں اچانک درد کا شروع ہو جانا، پریشان کن خوابوں کا بار بار آنا، خواب میں کثرت سے ہنسنا یا رونا، چیخنا چلانا، خواب میں زور سے دانت پیسنا، قول وفعل کے استعمال کے وقت خیال کا ایک چیز پر نہ ٹھہرنا، ارادہ کا متزلزل ہوتے رہنا۔ ان عارضی تکالیف و پریشانیوں کے آ جانے کا مقصد یہ نہیں کہ شخص کو لازمی طور پر جن ہی لگے ہوئے ہیں کیونکہ کبھی کبھی کسی عضو میں واقعی درد ہو سکتا ہے، وہم وخیال بدل بدل کر پیش آ سکتا ہے۔ عام طور پر آدمی کو احساس ہوتا ہے کہ مجھے علاج کی ضرورت ہے اور مجھے دم کرانا چاہیے۔ اللہ کے حکم سے دم سے شفا اور امراض سے حفاظت حاصل ہو جاتی ہے۔ ایسی صورت میں آپ اللہ تعالیٰ پر مکمل اعتماد و بھروسہ رکھیں کہ وہ ہی پریشانی دور کرے گا، کسی جادوگر یا شعبدہ باز (مداری والے) کے پاس نہ جائیں وہ آپ کی پریشانی میں اضافہ کا ہی باعث بنے گا۔ آپ روزانہ قرآن کریم کی کسی بھی آیت کا ورد کرتے رہیں، پریشانی دور ہو جائے گی۔......(جاری)



بقیہ ہجری تقویم

ہے۔

ہفتہ کا آغاز جمعہ کے مبارک دن سے ہے:

اسلامی تقویم میں ہفتہ کو پہلا دن جمعہ قرار دیا گیا ہے۔ یکم محرم الحرام سنہ ۱/ہجری کو بھی جمعہ تھا، جمعہ کو اجتماعی طور پر اللہ کی عبادت اور ذکر کرنے کا دن قرار دیا گیا ہے، گو اس دن باقاعدہ تعطیل منانے کی پابندی نہیں، تاہم جمعہ کے دن نہانے، کپڑے بدلنے اور جمعہ کی نماز کی ادائیگی کے لئے تیاری کے خاص اہتمام پر زور دیا گیا ہے۔ نماز جمعہ کے بعد کاروبار کرنے کی اجازت ہے۔ بالفاظ دیگر اس تقویم میں ہفتہ کی ابتداء اللہ کی یاد سے ہوتی ہے جبکہ عیسوی تقویم میں اتوار کا دن جو ان لوگوں کی طہارت کا دن ہے، ہفتہ کا آخری دن ہے، یعنی چھ دن کام کرنے کے بعد جب انسان تھکا ماندہ ہو تو اللہ کی عبادت کی طرف بھی دھیان کرلے۔ غالباً یہی وجہ ہے کہ مجوزہ عالمی کیلنڈر میں ہر سال اور اس کی ہر سہ ماہی اتوار سے شروع کرنے کی تجویز پیش کی گئی ہے۔

ہفتہ کے دنوں کے نام اور نجوم پرستی:

اسلامی تقویم میں ہفتہ کے ایام کے ناموں میں شرک، نجوم پرستی یا بت پرستی کا شائبہ تک نہیں پایا جاتا، ان ناموں کو نہ تو کسی مخصوص سیارے سے منسوب کیا گیا ہے اور نہ ہی کسی دیوی دیوتا سے جبکہ عیسوی اور بکرمی تقویم میں ہفتہ کے دنوں کے نام دیوتاؤں اور سیاروں کی فرمانروائی کی یاد تازہ کرتے رہتے ہیں جس کی تفصیل پہلے گزر چکی ہے۔

اسلامی تقویم میں ہفتہ کے دنوں کے نام یہ ہیں:

یوم الجمعہ (جمعہ) یوم السبت (ہفتہ)

یوم الاحد (پہلا دن) یوم الاثنین (دوسرا دن)

یوم الثلثاء (تیسرا دن) یوم الاربعاء (چوتھا دن)

یوم الخمیس (پانچواں دن)



ضروری اطلاع

ماہ نومبر کا ماہنامہ نداء الاحسان لاہور جس کا خصوصی شمارہ ختم نبوت ایڈیشن شائع ہوگا۔ ختم نبوت کانفرنس کی روداد اور اپنے اپنے علاقوں میں قادیانیوں کی منفی سرگرمیاں، ختم نبوت اور علمائے اہل حدیث کے کردار کو کمپوز کرا کر دفتر اہل حدیث یوتھ فورس 106 راوی روڈ لاہور ارسال کریں۔ آپ کا مضمون 20 نومبر تک ارسال کریں، بعد میں آنے والی تحریر کے لئے معذرت۔

عطاء الرحمٰن حقانی ناظم دفتر 106 راوی روڈ لاہور

حُبِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے دلنشیں مناظر

تحریر: جناب حکیم عبدالمجید اظہر

اس کائنات میں اللہ رب العزت نے کوئی ایسی ہستی پیدا نہیں کی کہ جس کی محبت کو جز وایمان اور اس کی اطاعت کو اپنی اطاعت کہا ہو سوائے ایک مقدس ہستی کے اور وہ ہیں جناب محمد مصطفیٰ احمد مجتبیٰ ﷺ۔

یقیناً اس وقت تک کوئی انسان کامل ایمان والا نہیں بن سکتا جب تک وہ رسول اکرم ﷺ کو دنیا کی دولت اور تمام رشتوں حتیٰ کہ اپنی جان سے بھی زیادہ قیمتی اور محبوب نہ سمجھ لے۔ یہ شرف اللہ تعالیٰ نے اپنے پیارے اور آخری پیغمبر کو عطا فرمایا ہے اور اللہ تعالیٰ نے اپنے پیارے نبی ﷺ کی محبت کو ایسا مقام، عظمت و عزت اور رفعت و بلندی عطا فرمائی کہ اللہ رب العزت نے فرمایا: جس نے میرے محبوب کی بات کو مانا، آپؐ کی اطاعت وفرمانبرداری کی گویا اس نے اللہ تعالیٰ کی اطاعت وفرمانبرداری کی۔ اس لیے آج ہم اپنے دل کے اندر آقا محبوب کی محبت کو اس طرح بھر لیں اور اطاعت وفرمانبرداری کا ایسا جذبہ پیدا کرلیں کہ کسی دوسرے کی طرف دیکھنے کی ضرورت تک محسوس نہ ہو اور کسی دوسرے کیلئے اس دل کے اندر کوئی جگہ باقی نہ رہے تو اس وقت اللہ ہمیں کامل ایمان نصیب فرمائے گا۔ خوش نصیب ہیں وہ لوگ جنہوں نے اپنی زندگی کے اندر محبت واطاعت رسول ﷺ کا عملی نمونہ پیش کیا۔ جن پاکباز لوگوں نے آپ کی محبت کی خاطر اپنا گھر بار، بیوی بچے، والدین اپنا مال ومتاع اور اپنی جان تک قربان کرنے کیلئے بھی دریغ نہ کیا تو اللہ تعالیٰ نے ان کی قسمت کو چار چاند لگا دیئے۔ فرمایا: وہ مجھ سے راضی ہو گئے اور میں ان سے راضی ہوگیا ہوں اور اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے انہیں دنیا کے اندر ہی جنت کے پروانے دے دیئے۔

قرآن وحدیث، سیرت وتاریخ حب رسول ﷺ اور اطاعت وحرمت رسول ﷺ کی خاطر اپنا تن من دھن قربان کر دینے والوں سے بھری پڑی ہیں۔ یہ ایک ایسا سمندر ہے جس کا کوئی کنارہ نہیں، ایمان کی تازگی کیلئے چند ایک محبت کے تحفے قارئین کی نذر کر رہا ہوں۔

محبت کا دلربا منظر

ارشاد ربانی ہے:

﴿قُلْ إِن كُنتُمْ تُحِبُّونَ اللَّهَ فَاتَّبِعُونِي يُحْبِبْكُمُ اللَّهُ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوبَكُمْ وَاللَّهُ غَفُورٌ رَّحِيمٌ﴾ (آل عمران:۳۱)

''کہہ دیجئے اگر تم واقعی اللہ سے محبت کرتے ہو تو میری پیروی کرو، اگر تم نے ایسا کیا تو اللہ تعالیٰ تم سے محبت کرے گا وہ بڑا ہی بخشنے والا مہربان ہے۔''

نبی محترم کا ارشاد گرامی ہے، امام بخاری اور امام مسلمؒ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے کہا کہ ایک آدمی آپؐ کی بارگاہ عالیہ میں حاضر ہوا اور عرض گزار ہوا کہ آپ ﷺ اس شخص کے بارے میں کیا فرماتے ہیں جو کسی قوم سے محبت تو کرتا ہے لیکن اس نے اتنے نیک اعمال نہیں کیے جتنے انہوں نے کیے؟ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: آدمی اسی کے ساتھ ہوگا جس کے ساتھ اس نے محبت کی۔ (متفق علیہ)

نبی کریم ﷺ کے ارشاد گرامی:

((المرء مع من احب)) (عمدة القاری)

سے مراد یہ ہے کہ جس کے ساتھ محبت کی اسی کے ساتھ جنت میں داخل ہوگا۔

ایک شخص نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی یا رسول اللہ ﷺ! بے شک آپؐ مجھے میری جان سے زیادہ عزیز ہیں یقیناً آپؐ مجھے میرے بیٹے سے زیادہ محبوب ہیں اور سچی بات یہ ہے کہ گھر بیٹھے آپؐ کی یاد آتی ہے تو مجھے اس وقت تک چین نہیں آتا جب تک آپؐ کی خدمت میں حاضر ہو کر آپ کا دیدار نہ کرلوں۔ جب میں اپنی اور آپ کی موت کا تصور کرتا ہوں کہ آپ جنت میں داخل ہونے کے بعد انبیاء کے ساتھ بلند مقام پر ہونگے اور اگر میں جنت میں داخل ہو بھی گیا تو مجھے اندیشہ ہے کہ آپ کا دیدار نہ کر پاؤں گا۔ اس کے جواب میں جبرائیل امین یہ وحی لے کر حاضر ہوئے:

﴿وَمَن يُطِعِ اللَّهَ وَالرَّسُولَ فَأُولَٰئِكَ مَعَ الَّذِينَ أَنْعَمَ اللَّهُ عَلَيْهِم مِّنَ النَّبِيِّينَ وَالصِّدِّيقِينَ وَالشُّهَدَاءِ وَالصَّالِحِينَ وَحَسُنَ أُولَٰئِكَ رَفِيقًا﴾ (النساء:۶۹)

''جو کوئی اللہ تعالیٰ اور رسول کی فرمانبرداری کریں پس وہ ان لوگوں کے ساتھ (جنت میں) ہونگے جن پر اللہ تعالیٰ نے انعام کیا۔ پیغمبروں سے صدیقوں شہیدوں اور صالحین سے، اسے یہ بہت اچھا ساتھ ہے۔''

محبت کا انوکھا انداز

غزوہ احد میں جب مشرک آپؐ تک پہنچ گئے تو آپؐ نے فرمایا کہ ہمارے لیے اپنی جان کون بیچتا ہے تو حضرت زیاد بن سکن سمیت پانچ انصاری آگے بڑھے، (بعض نے کہا زیاد کی بجائے حضرت عمارہ بن یزید تھے) وہ پانچوں ایک ایک کر کے آپؐ کا دفاع کرتے ہوئے جام شہادت نوش کر گئے۔ یہاں تک کہ زیادؓ رہ گئے اور وہ لڑتے رہے یہاں تک کہ زخموں نے انہیں گرا دیا پھر مسلمانوں کے ایک گروہ نے انہیں وہاں سے ہٹا دیا تو حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: انہیں ذرا میرے قریب کرو۔ صحابہ نے اسے قریب کیا تو آپؐ نے اس کی طرف اپنا قدم مبارک بڑھایا تاکہ وہ قدم مبارک پر اپنا سر رکھ لیں، ادھر ان کی موت کا وقت آن پہنچا اور انکا رخسار رسول اللہ ﷺ کے قدم مبارک پر تھا۔ (السیرة النبوة لابن ہشام)

نبی رحمت کے ساتھ محبت کا عجب انداز

حضرت عروہ بن مسعود ثقفی ؓ نے صحابہ کرام کا حضورؐ کے ساتھ محبت کا عجیب منظر دیکھ کر اپنی قوم کے سامنے کچھ اس طرح زبان حال سے تصویر کشی کی۔ اے میری قوم کے لوگو! اللہ کی قسم! میں کئی درباروں میں وفود لے کر گیا ہوں حتیٰ کہ قیصر وکسریٰ اور نجاشی کے دربار میں بھی گیا ہوں مگر اللہ کی قسم! میں نے کبھی نہیں دیکھا کہ بادشاہ کی تعظیم وتوقیر اس کے پیروکار اس حد تک کرتے ہوں جس قدر محمد ﷺ کے صحابہ ان کی عزت وتکریم کرتے ہیں۔ اللہ کی قسم! اگر آپؐ نے اپنا لعاب بھی تھوک دیا تو آپ کے اصحاب نے اسے اپنے ہاتھوں پر لے لیا اور اسے اپنے چہرے اور ہاتھوں پر مل لیا۔ اگر انہیں کوئی حکم دیا تو ہر ایک نے اسے پورا کرنے کیلئے ایک دوسرے پر سبقت کی کوشش کی۔ آپ نے اگر وضو کیا تو ایسے معلوم

باقی صفحہ 19 پر

میاں محمد افضل کو صدمہ (والد محترم کی وفات)

تحریر: جناب میاں محمد افضل

11 ستمبر 2013ء بروز بدھ والد محترم نماز عشاء کی ادائیگی کیلئے وضو کرنے کے لئے بیسن پر جھکے تو اچانک سانس اُکھڑ گئی، اُنہیں ہسپتال لے جایا گیا لیکن ایک گھنٹہ کے اندر ہی وہ اپنے خالق حقیقی سے جا ملے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

ہمارے والد محترم نے ہم پانچ بھائیوں اور تین بہنوں کی تعلیم و تربیت اسلام کی تعلیمات کے مطابق کی اور خود وہ ساری زندگی تہجد گزار اور نیکی کے دیگر کاموں میں مصروف رہے۔ گھر کے قریب انہوں نے ایک مسجد بنوا رکھی ہے جس سے اُن کو جنون کی حد تک لگاؤ تھا اور اپنی ہر نماز مسجد میں جماعت کے ساتھ ادا کرنے کو ترجیح دیتے تھے۔ مسجد میں ہر نماز کے وقت ایک گھنٹہ قبل ہی پہنچنا اور ذکر و اذکار میں مصروف رہنا اُن کی زندگی کا مستقل عمل رہا۔ ایک طویل عرصہ تک خود اس مسجد میں نمازِ تراویح پڑھاتے رہے اور دیگر باقی نمازوں کی امامت اور اذانیں خصوصاً صبح کی اذان اُن کی زندگی کے آخری دن تک ہوتی رہی اور یہ سارے کام وہ اپنی محنت مزدوری کرنے کے ساتھ ساتھ فی سبیل اللہ کرتے تھے۔ ہم نے انہیں ہر طرح سے باعمل مسلمان پایا اور جس شفقت و محبت اور انصاف کے ساتھ تمام اولاد کے درمیان فیصلے فرماتے رہے وہ اپنی مثال آپ تھے۔ سیکڑوں کی تعداد میں بچوں اور بڑوں کو قرآن مجید کی تعلیم سے روشناس کروا کر ایک مشفق استاد کا لقب بھی پایا۔ حج بیت اللہ کی سعادت حاصل کرنے کے علاوہ ایک سال قبل دوبارہ میرے ہمراہ عمرہ کی سعادت بھی حاصل کی۔ اکثر اوقات اہل محلہ اور دور دراز سے خواتین و حضرات اُن سے دم کروانے آتے تھے لیکن ساری زندگی انہوں نے کسی سے معاوضہ نہیں لیا۔ مستحقین کے ساتھ ہمیشہ تعاون کرتے رہے۔ علماء کرام سے انہیں خصوصی محبت تھی۔ جس بناء پر اکثر اوقات گھر میں علماء کی دعوتیں ہوتی رہتی تھیں۔

11 ستمبر 2011ء ہی کو چونکہ میرے جواں سال حافظ قرآن بیٹے حافظ عاکف کی وفات کا دن تھا۔ 11 ستمبر 2013ء کو والد محترم کی وفات سے دونوں زخم تازہ ہوگئے۔

والد محترم کا جنازہ اٹھا تو گلیوں بازاروں میں لوگوں کا جم غفیر تھا۔ مولانا حافظ محمد عباس انجم گوندلوی (گوجرانوالہ) نے رقت آمیز انداز میں جنازہ پڑھایا اور پھر انہوں نے ہمارے نیک سیرت والد کی قبر پر خصوصی دُعا بھی فرمائی۔

والد محترم رحمہ اللہ اکثر فرمایا کرتے تھے کہ اللہ تعالیٰ مجھے صرف نماز کی ہمت دیئے رکھے اور ایسی بیماری جس سے بندہ چارپائی کا محتاج بن جاتا ہے محفوظ رکھے۔ اللہ تعالیٰ نے اُن کی دُعا کو قبول فرمایا اور آخری دن تک اپنی بنائی ہوئی مسجد میں صبح کی اذان اور نماز پڑھتے رہے۔ شیخ الحدیث مولانا عبدالرشید مجاہد آبادی تعزیت کیلئے آئے تو فرمانے لگے کہ مجھے اکثر اوقات مسجد ربانی میں نماز پڑھنے کا اتفاق ہوا تو میں نے آپ کے والد محترم کو ہمیشہ پہلی صف میں ہی موجود پایا۔ مرحوم کئی سال سے مسلسل اعتکاف فرمایا کرتے تھے اور ہر عیدالاضحیٰ کے موقع پر ہم سب بھائی والد محترم کی سربراہی میں اکٹھے قربانیاں کرتے رہے۔ آج اسلامک لائبریری کے پروگرامز میں مرد و خواتین کا آنا اور پروگرامز کی کامیابی کا سہرا بھی انہیں کی دعاؤں کا ثمر ہے۔

الحمد للہ! والد صاحب کی یادداشت آخر دم تک اس قدر مثالی تھی کہ جس سے ایک دفعہ مل لیتے تھے اُسے دوبارہ تعارف کروانے کی ضرورت پیش نہیں آتی تھی۔

اللہ تعالیٰ ہمارے والد محترم کی بشری تقاضا کے تحت ہونے والی غلطیوں کو معاف فرمائے اور ہمیں اُن کی بنائی ہوئی مسجد اور دیگر نیکی کے کاموں کو آباد رکھنے کی توفیق نصیب فرمائے اور اُنہیں جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔ آمین!



بقیہ: حب مصطفیٰ ﷺ

ہوتا تھا کہ آپ ﷺ کے وضو کا پانی حاصل کرنے پر لڑائی ہو جائے گی۔ آپ ﷺ نے جب گفتگو شروع کی تو ہر طرف خاموشی چھا گئی، ان کے دلوں میں آپ کی محبت اور تعظیم کا یہ عالم تھا کہ آپ کو کوئی بھی نظر بھر کر دیکھ نہیں سکتا۔ انہوں نے تمہارے سامنے بھلی صورت رکھی ہے تمہیں چاہیے اسے قبول کرلو۔ (صحیح البخاری)

اس کے علاوہ آپ کی ذات مقدس تو وہ ہے کہ جمادات بھی آپ ﷺ سے محبت کرتے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: احد پہاڑ ہم سے محبت کرتا ہے اور ہم اس سے محبت کرتے ہیں۔ (متفق علیہ)

صرف یہی نہیں بلکہ آپ کے فراق میں لکڑی کا ایک تنا بھی حیرت و کرب میں مبتلا ہو گیا تھا، جب رسول اللہ ﷺ خطبہ جمعہ ارشاد فرماتے تو لکڑی کے ایک ٹکڑے کے ساتھ ٹیک لگاتے، جب لوگوں کی تعداد زیادہ ہوگئی تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ میرے لیے ایک منبر بناؤ۔ راوی بیان کرتے ہیں، مجھے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ انہوں نے لکڑی کے ٹکڑے کو گم شدہ بچے والی ماں کی طرح بے قراری سے روتے ہوئے سنا، وہ سسکیاں لے کر روتا رہا یہاں تک کہ رسول اللہ ﷺ منبر سے نیچے تشریف لائے اور اس کی طرف گئے اور اسے اپنی آغوش میں لیا تو تب اسے قرار و سکون آیا۔ (واہ سبحان اللہ)

مسلمانوں کو چاہیے کہ وہ محبت رسول کی فرضیت کو سمجھیں اور اس کے ثمرات و برکات سے آگاہی حاصل کریں اور آپ کے عظیم مقام و مرتبہ کو سمجھنے کی کوشش کریں۔ کثرت سے آپ کا ذکر خیر کریں اور آپ کی ذات پر بہت زیادہ درود شریف پڑھا کریں۔ شاید کہ رب ذوالجلال ان باتوں کے ساتھ ہمارے دلوں میں اپنے حبیب کریم حضرت محمد ﷺ کی بے پناہ محبت موجزن فرما دے۔ آمین!



اہل حدیث یوتھ فورس پنجاب کے زیراہتمام آل پنجاب ختم نبوت کانفرنس

اہل حدیث یوتھ فورس پنجاب کے زیر اہتمام چوتھی آل پنجاب ختم نبوت ﷺ کانفرنس 2 نومبر بروز ہفتہ بعد نماز مغرب تا رات گئے مرکز ابن قاسم الاسلامی بوسن روڈ ملتان میں ہوئی جسکی سرپرستی مرکز ابن قاسم ملتان کے رئیس الشیخ محمد شریف چنگوانی نے فرمائی جبکہ کانفرنس کی کامیابی کیلئے اہل حدیث یوتھ فورس پاکستان کے صدر محترم حافظ ذاکرالرحمٰن صدیقی، سینیئر نائب صدر نعمت اللہ ظفر، سیکرٹری جنرل حافظ فیصل افضل شیخ، پنجاب کے صدر حافظ محمد عمران تبسم اور صوبائی جنرل سیکرٹری حافظ منظور الٰہی نے اپنے دیگر ساتھیوں کے ہمراہ اپنی شبانہ روز محنت کر کے کانفرنس کی رونق کو چار چاند لگا دیئے. انہوں نے پنجاب بھر خصوصاً جنوبی پنجاب کے دورے کئے، اہل حدیث یوتھ فورس ے مختلف اجلاس کئے، انفرادی اور اجتماعی ملاقاتیں کیں۔

آل پنجاب ختم نبوت کانفرنس کا اہتمام مرکز ابن قاسم کے وسیع و عریض گراؤنڈ میں کیا گیا جہاں ہزاروں کرسیاں لگائی گئی تھیں جبکہ ایک بہت بڑا اسٹیج بھی سجایا گیا تھا. وقفہ وقفہ سے نظامت کے فرائض حافظ محمد عمران تبسم، عبدالمنان شورش، مولانا اسماعیل عتیق اور مولانا ابراہیم محمدی، حافظ فیصل افضل شیخ، حافظ نعیم الرحمٰن شیخوپوری، حافظ محمد قسیم و دیگر انتہائی خوبصورتی سے انجام دیتے رہے۔ کانفرنس میں علمائے کرام کی کثیر تعداد نے شرکت کی۔ کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے قائد ملت سلفیہ اور مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان کے امیر سینیٹر پروفیسر ساجد میر نے کہا کہ میں اہل حدیث یوتھ فورس پاکستان کا تہ دل سے شکریہ ادا کرتا ہوں کہ جنہوں نے آل پنجاب ختم نبوت ﷺ کانفرنس کا تسلسل برقرار رکھا ہوا ہے. اور اس موقع پر الشیخ محمد شریف چنگوانی کا بھی شکرگزار ہوں جنہوں نے اس کانفرنس کے انعقاد کے سلسلہ میں یوتھ فورس کی سرپرستی فرمائی۔ انہوں نے کہا کہ الحمد للہ یہ شرف صرف اور صرف اہل حدیث کو ہی حاصل ہے کہ جنہوں نے ہمیشہ ختم نبوت ﷺ کے ڈاکوؤں کا نہ صرف پیچھا کیا بلکہ انکو عبرتناک انجام تک پہنچا کر دم لیا۔ پروفیسر ساجد میر نے کہا کہ اہل حدیث ختم نبوت ﷺ پر کامل یقین رکھتے ہوئے ہر مسئلہ میں نبی اکرم ﷺ کی بات کو مقدم رکھتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ انگریز نے قادیانی پودے کو کاشت کیا اور اسے پروان چڑھایا۔ ایم.این.اے جمشید احمد دستی نے کہا کہ آج ہم عملی طور پر مسلمان نہیں رہے جبکہ کفر اپنے عقائد کا بڑھ چڑھ کر پرچار کر رہا ہے۔ انہوں نے کہا کہ توہین رسالت ﷺ کے قانون میں کسی قسم کی ترمیم برداشت نہیں کیجائیگی۔ انہوں نے ختم نبوت ﷺ کانفرنس کے انعقاد پر اہل حدیث یوتھ فورس کو مبارکباد پیش کی. صوبائی وزیر جیل خانہ جات چوہدری عبدالوحید ارائیں نے کہا کہ اہل حدیث علمائے کرام نے ہمیشہ حق و بات کا ساتھ دیا اور اہل حدیث یوتھ فورس کے کارکنان زندگی کے ہر شعبہ میں حصہ لیں۔ مولانا ارشادالحق اثری نے حیاتِ مسیح کے موضوع پر تفصیل سے خطاب کیا۔ مولانا ثناء اللہ زاہدی نے کہا کہ جماعت اہل حدیث کو یہ اعزاز حاصل ہے کہ اس نے نہ صرف ختم نبوت کی چوکیداری کی ہے بلکہ عظمت توحید کی بھی امین رہی ہے۔ کانفرنس سے، مولانا مفتی محمد عامر کلیم نے عظمت مصطفیٰ ﷺ، قاری محمد اکرم شہزاد اور قاری خالد مجاہد نے عظمت رسول ﷺ کے عنوان پر اپنے اپنے خیالات کا اظہار کیا۔ سید عتیق الرحمٰن محمدی نے عقیدہ ختم نبوت کے حوالے سے تفصیلی خطاب کیا۔ مولانا شریف چنگوانی نے ختم نبوت اور علمائے اہل حدیث کا کردار کے موضوع پر مفصل خطاب کیا۔ مرکزی جمعیت اہل حدیث پنجاب کے ناظم اعلیٰ میاں محمود عباس نے خطاب کرتے ہوئے تاریخ ختم نبوت میں نوجوانوں کے کردار پر بڑا جاندار خطاب فرمایا۔ مولانا عبدالحمید عامر اور قاری سیف اللہ عابد نے بھی مدلل خطابات کئے۔ شیخ الحدیث مولانا محمد رفیق اثری، مولانا منظور احمد، مولانا طارق یزدانی، مولانا عبدالروف یزدانی، قاضی ریاض قدیر، محمد عامر صدیقی، امتیاز احمد مجاہد، مولانا عبدالرشید حجازی، قاری محمد یٰسین بلوچ، تلاوت قاری عبدالسلام عزیز، قاری سعداللہ سعید، حافظ ادریس ضیاء، حافظ محمد یونس آزاد، قاری عبدالرحیم کلیم، حافظ محمد عثمان شاکر، ڈاکٹر نصراللہ، قاری یعقوب طاہر، حافظ عبدالعلیم یزدانی، رانا محمد خلیق خاں پسروری، اور دیگر جید و ممتاز علمائے کرام نے بھی خطاب کیا۔ دریں اثنا اہل حدیث یوتھ فورس پاکستان کے صدر حافظ ذاکرالرحمٰن صدیقی نے فتنہ قادیانیت کے حوالے سے مختصر مگر جامع خطاب کیا اور ایک اعلامیہ بھی جاری کیا۔ کانفرنس میں مرکزی جمعیت اہلحدیث کے بزرگوں اور یوتھ فورس کے کارکنان نے ہزاروں کی تعداد میں شرکت کی۔ آخر میں حافظ عمران تبسم صدر اہل حدیث یوتھ فورس پنجاب نے تمام احباب کا شکریہ ادا کیا۔

اعلامیہ آل پنجاب ختم نبوت کانفرنس ملتان

اہل حدیث یوتھ فورس پنجاب کے زیر اہتمام منعقدہ آل پنجاب ختم نبوت کانفرنس کا یہ عظیم الشان اجتماع حکومت پاکستان سے پرزور مطالبہ کرتا ہے کہ

☆ پاکستان کے اہم عہدوں پر تعینات قادیانی ملک اور اسلام کیخلاف سازشوں میں مصروف ہیں. لہذا انہیں انکے عہدوں سے فوری طور پر برطرف کیا جائے.

☆ چناب نگر ریاست کے اندر ایک ریاست ہے جہاں حکومت کی کوئی رٹ نہیں۔ لہذا فوری طور پر قادیانیوں سے پندرہ سو ایکڑ سے زائد رقبہ فوری واگزار کرایا جائے اور قادیانیوں کے ذمہ واجب الادا 129 ارب روپے کا ٹیکس فوری وصول کیا جائے؛

☆ قادیانی ایک اسلامی مملکت کیلئے آستین کے سانپ کی حیثیت رکھتے ہیں. لہذا انہیں فوری ملک بدر کیا جائے۔

☆ فتنہ قادیانیت کو روکنے کیلئے امتناع قادیانیت آرڈیننس پر فوری عملدرآمد کرایا جائے۔

☆ مرزائی سادہ لوح مسلمانوں کو قادیانی بنانے میں مصروف ہیں لہذا انکی این.جی.اوز پر پابندی عائد کی جائے۔

☆ توہین رسالت ﷺ ایکٹ میں کسی قسم کی ترمیم نہ کی جائے۔

رپورٹ: ڈاکٹر ملک عبدالکریم ندیم

ڈپٹی سیکرٹری اطلاعات اہل حدیث یوتھ فورس پاکستان

اجلاس کی کارروائی

مورخہ 27 اکتوبر 2013ء بروز اتوار جامعہ اشاعت الاسلام 149 E.B ساہیوال روڈ میں مرکزی جمعیت اہل حدیث و اہل حدیث یوتھ فورس تحصیل عارف والا کا ایک اہم اجلاس ہوا جس کی صدارت الشیخ ساجد الرحمٰن نے کی۔ اجلاس میں امیر ضلع قاری محمد یحییٰ صابر، ناظم علی اصغر صاحب، تحصیلی امیر رائے محمد اسماعیل موجود تھے۔ اجلاس کا آغاز قاری ناصر وقار صاحب کی تلاوت قرآن پاک سے ہوا۔ تحصیل کے علماء اجلاس میں شریک ہوئے۔ ہر عالم نے اپنی تبلیغی سرگرمیوں سے ہاؤس کو آگاہ کیا۔ اجلاس میں درج ذیل فیصلے ہوئے:

۱۔ جماعتی نظم و نسق کی بہتری کے لیے جماعتی احباب کو اعتماد میں لیا جائے۔
۲۔ تبلیغی نظام کو بہتر سے بہتر بنانے کیلئے بھرپور کوشش کی جائے۔
۳۔ ختم نبوت کے حوالہ سے تحصیل کے پانچ سیکٹر سے امیر ضلع کے حکم پر قافلہ تیار کیا جائے۔
۴۔ تحصیلی سالانہ کانفرس کا انعقاد کیا جائے۔

اجلاس میں حافظ نعمت اللہ ظفر سینئر نائب صدر AYF پاکستان نے اہل حدیث یوتھ فورس اور ختم نبوۃ کے حوالہ سے گفتگو کی۔ آخر میں شرکاء کی ضیافت کی گئی۔

محمد یسین تبسم ناظم نشر و اشاعت تحصیل عارف والا

رابطہ

احباب جماعت تبلیغی پروگراموں کے لیے رابطہ کر سکتے ہیں

مولانا رانا نسیم اکرم یزدانی 0308-302-6265700

اخبار الجماعۃ

مرکزی جمعیت اہلحدیث تحصیل رحیم یارخاں

ماہ ستمبر کی تبلیغی رپورٹ

زیر امارت: جناب مرزا افتخار بیگ امیر تحصیل رحیم یارخاں

زیرنظامت: ابوطلحہ قاری ثناء اللہ شاہد قصوری ناظم مرکزی جمعیت اہلحدیث رحیم یارخان

15 ستمبر بروز اتوار بعد نماز مغرب، مولانا قاری محمد عالم، مرکزی جامع مسجد مبارک اہل حدیث مسلم بازار۔

16 ستمبر بروز سوموار بعد نماز مغرب، مولانا عبدالرحمٰن بھٹی، جامع مسجد ابوبکر اہل حدیث ظفر کالونی

17 ستمبر بروز منگل بعد نماز مغرب، حضرت مولانا عبدالماجد بلوچ، جامع مسجد باب الاسلام ائیرپورٹ روڈ

18 ستمبر بروز بدھ بعد نماز مغرب، حضرت مولانا عبدالصواب، جامع مسجد باب رحمت اہل حدیث پرانا تھانہ بازار۔

19 ستمبر بروز جمعرات اللہ دتہ ظفر، جامع مسجد محمدی اہل حدیث چک نمبر 103/P

20 ستمبر بروز جمعہ، حکیم اختر علی سلفی جامع مسجد محمدی اہل حدیث (اوڈانوالی) اڈا کلبرگ

21 ستمبر بروز ہفتہ بعد نماز مغرب، مولانا عبدالماجد بلوچ، جامع مسجد رحمانی اہل حدیث بستی امانت علی

22 ستمبر بروز اتوار، مولانا اشتیاق ربانی، جامع مسجد اہل حدیث ٹرسٹ کالونی

23 ستمبر بروز سوموار، مولانا عبدالماجد بلوچ، جامع مسجد اہل حدیث (الاکرام چلڈرن ہسپتال) رحمان کالونی

24 ستمبر بروز منگل، مولانا رضاء اللہ سلفی، مولانا عبدالاکبر عباسی، جامع مسجد بیت المکرم، ارشاد کالونی

25 ستمبر بروز بدھ بعد نماز مغرب مولانا حافظ محمد اویس ندیم، جامع مسجد ٹیلین اہل حدیث صدیق اکبر بلاک عباسیہ ٹاؤن۔

26 ستمبر بروز جمعرات، مولانا عبدالماجد بلوچ، جامع مسجد محمدی اہل حدیث اللہ والی مارکیٹ

27 ستمبر بروز جمعۃ بعد نماز مغرب، مولانا رضی اللہ چیمہ، جامع مسجد عائشہ اہل حدیث مڈدرباری

28 ستمبر بروز ہفتہ بعد نماز مغرب، ابومحمد مولانا حافظ ارسلان بیگ، جامع مسجد ابوبکرؓ اہلحدیث گلشن اقبال

29 ستمبر بروز اتوار، مولانا عبدالماجد بلوچ، جامع مسجد اقصیٰ اہلحدیث سٹی پل

30 ستمبر بروز پیر، مولانا خرم شہزاد جامع مسجد توحیدی اہل حدیث بستی نورے والی

محفل حسن قرأت کانفرنس

زیرصدارت محترم ڈاکٹر عظیم الدین زاہد لکھوی

محترم سردار وقاص حسن موکل، ایم پی اے

مورخہ 16 نومبر بروز ہفتہ بعد نماز عشاء، بمقام جامع مسجد توحید اہل حدیث بھگووالا (موکل) میں منعقد ہو رہی ہے۔ الشیخ قاری نوید الحسن لکھوی (فیصل آباد)، زینت القراء الشیخ قاری سعید اللہ سعید گوجرانوالہ، الشیخ قاری عبدالرحمٰن علی الاثری قصور، الشیخ قاری عبدالحمید ثاقب و دیگر قراء حضرات تشریف لائیں گے۔ پروگرام کے آخر میں عظمت قرآن پر مولانا محمد اسلم اظہر خطیب لاہور خطاب فرمائیں گے۔ احباب سے شرکت کی بھرپور اپیل ہے۔

المعلن:۔ (مولانا) علی شیر حیدری موکل ضلع قصور

سالانہ قرآن وحدیث کانفرنس رحیم یارخاں

حضرت مولانا قاری محمد حنیف ربانی، حافظ عبدالباسط شیخوپوری ناظم تبلیغ مرکزیہ، پروفیسر حافظ محمد عامر صدیقی ضلعی امیر رحیم یارخان، حضرت مولانا حافظ ثناء اللہ زاہدی ضلعی امیر رحیم یارخان ناظم تعلیم صوبہ پنجاب نے خطابات فرمائے۔

منجانب:۔ ابوطلحہ قاری ثناء اللہ شاہد قصوری ناظم تحصیل رحیم یارخاں

0300-0345-9679796

تبلیغی پروگرام

بمقام مرکز اقصیٰ الاسلامی اہلحدیث کھڈیاں خاص قصور

20 اکتوبر بروز اتوار بعد نماز مغرب، مرکز ہذا کے افتتاح کے موقع پر زیرنگرانی استاذ الحدیث مولانا عمر فاروق صاحب فاضل مدینہ یونیورسٹی رئیس مرکز ہذا۔ زیر امارت:۔ امیر ضلع مولانا محمد شفیع صاحب تبلیغی پروگرام منعقد ہوا۔

وکیل صحابہ مولانا قاری عبدالحفیظ فیصل آبادی نے شاندار خطاب کیا۔ جبکہ اسٹیج سیکرٹری کے فرائض مولانا حافظ محمد شہباز شاکر ناظم مرکز ابن الخطاب الاسلامی الہ آباد نے ادا کیے۔ تقاریر، انتظام اور حاضری کے اعتبار سے الحمدللہ پروگرام بہت کامیاب رہا۔

منجانب:۔ حاجی ریاض احمد ناظم نشرواشاعت ہذا۔

مفتی محمد یوسف محمدی کا دورہ گوجرانوالہ

مرکزی جمعیت اہلحدیث صوبہ سندھ کے امیر جامعہ رحمانیہ کراچی کے شیخ الحدیث 27 اکتوبر کو گوجرانوالہ تشریف لائے۔ ان کیساتھ مولانا مشتاق شاکر آف کراچی اور مولانا عابد قصوری بھی تھے۔ مرکز ابن حنبلؒ میں سٹی نائب امیر مولانا حجاج اللہ صدانی، قاری مصطفیٰ ظہیر، علامہ فہام اللہ گل سے ملاقات کی اور اجتماع سے خطاب کیا۔ 30 اکتوبر کو سید اسمٰعیل شاہ کی دعوت پر مسجد ربانی اہل حدیث میں نماز مغرب کے بعد درس قرآن دیا۔ 31 اکتوبر کو جناب بشیر احمد انصاری مدیر اعلیٰ ہفت روزہ ''اہلحدیث'' نے ان کے اعزاز میں ظہرانہ دیا اور مفتی صاحب سے کراچی کی موجودہ صورت حال پر تبادلہ خیال کیا۔ مولانا حجاج اللہ صدانی ان کے ہمراہ تھے۔ یکم نومبر کا خطبہ جمعہ پروفیسر سلیمان خاں اور میر محمد جمیل کی دعوت پر جامع مسجد سرفراز کینٹ گوجرانوالہ میں ارشاد فرمایا اور 2 نومبر کو کراچی روانہ ہوگئے۔

رپورٹ:۔ فہام اللہ گل گوجرانوالہ

ضلعی قیادت کی آمد

مرکزی جمعیت اہل حدیث ضلع قصور کے امیر مولانا محمد شفیع کی قیادت میں حافظ حسن محمود کیرپوری، حکیم عبدالرشید اصغر اللہ والے، شیخ الحدیث مولانا محمد صدیق سلیم، مولانا محمد حنیف محمدی، قاری عبدالباقی اعوان، مولوی عبدالحکیم و دیگر نے شیخ الحدیث مولانا عطاء اللہ حنیف مدرسہ محمدیہ للبنات اہلحدیث اور پروفیسر عبدالحکیم سیف ناظم جامعہ محمدیہ قدوسیہ کوٹ رادھاکشن کی گزشتہ دنوں وفد کی صورت میں یہاں آکر تیمارداری کی۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اکابرین جماعت کو دین کی خدمت کرنے کی توفیق دے۔ آمین!

دعاگو:۔ حکیم محمد یحییٰ عزیز ڈاہروی کوٹ رادھاکشن قصور

فری میڈیکل کیمپ اور خطبہ جمعہ المبارک

27 ستمبر 2013ء کو چک کھیل بستی بڈانی کے سیلاب زدگان اوچ احمد پور شرقیہ میں اہلحدیث یوتھ فورس ضلع بہاولپور کی طرف سے فری میڈیکل کیمپ لگایا گیا۔ جس میں ہومیو پیتھک کے ماہر ڈاکٹر عبدالماجد بھٹی کی خدمات حاصل کی گئیں۔ دس ہزار سے زائد کی ادویات مریضوں کو مفت دی گئیں۔ لوگوں نے جماعت کی اس کاوش کو سراہا اور دعائیں دیں۔ بعد میں جامع مسجد اہلحدیث میں خطبہ جمعہ المبارک ڈاکٹر عبدالماجد بھٹی ناظم نشر و اشاعت ضلع بہاولپور نے دیا جو بہت کامیاب رہا۔

محمد اشفاق سلفی امیر تحصیل احمد پور شرقیہ

اظہار تشکر

امید ہے کہ آپ مسلک اہل حدیث کی سربلندی کے لئے دن رات کوشاں ہونگے۔ان شاء اللہ

اس میں کوئی شک نہیں کہ قادیانی انگریز کا خود کاشتہ پودا ہے جس کی بیخ کنی کیلئے علمائے اہل حدیث نے کلیدی کردار ادا کر کے مسلکی اور تاریخی طور پر ہمارا سر فخر سے بلند کر دیا ہے۔قادیانیت کے تعاقب کے اس سلسلہ کو جاری رکھتے ہوئے،عوام کو قادیانیوں کی ریشہ دوانیوں سے آگاہ کرنے کے لئے اور آقادو جہاں ﷺ کی ختم نبوت کی چوکھٹ کی چوکیداری کا فریضہ سرانجام دیتے ہوئے اہل حدیث یوتھ فورس پنجاب نے 2 نومبر 2013ء کو مرکز ابن القاسم ملتان میں تاریخ ساز آل پنجاب ’’ختم نبوت کانفرنس‘‘ کا انعقاد کیا۔کانفرنس کو کامیاب بنانے میں آپ نے اپنا بھرپور کردار ادا کیا اور مرکزی جمعیت کے بزرگوں کی خصوصی شفقت،محبت اور سرپرستی کے لئے ہم سب آپ کے شکر گزار ہیں۔

کانفرنس کی کامیابی کے لئے اہل حدیث یوتھ فورس کے ذمہ داران نے بھرپور کوشش کی کہ کانفرنس میں شمولیت کرنے والے تمام علماء و کارکنان اور مہمانان گرامی کی کما حقہ میزبانی کی۔تاہم اس سلسلے میں کسی قسم کی کمی کے لئے آپ سے معذرت خواہ ہیں اور مثالی تعاون پر آپ کا دلی شکریہ ادا کرتے ہیں۔والسلام

حافظ ذاکر الرحمٰن صدیقی	حافظ فیصل افضل شیخ	حافظ محمد عمران تبسم	حافظ منظور الٰہی
صدر A.Y.F پاکستان	جنرل سیکرٹری A.Y.F پاکستان	صدر A.Y.F پنجاب	جنرل سیکرٹری A.Y.F پنجاب

مرکز ابن الخطاب الاسلامی الہ آباد کو ایک صدمہ!

گزشتہ سال بانی مرکز مولانا اکبر سلیم کا روڈ ایکسیڈنٹ میں شہادت کا واقعہ پیش آیا۔اب 10 اکتوبر کی صبح مولانا اورنگزیب فاروقی مدرس مرکز ہذا بھی روڈ ایکسیڈنٹ میں شہادت پا گئے۔اللہ ان کی مغفرت فرمائے اور لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ان کے ہمراہ مدرس مرکز مولانا ارسلان ادریس شدید زخمی ہو گئے تھے۔ان کی صحت یابی کے لیے دعا فرمائیں۔

دعا گو:۔حافظ محمد شہباز شاکر ناظم مرکز ہذا 0301-4124196

ماہانہ درس قرآن وحدیث

مرکزی جمعیت اہلحدیث سٹی کوٹ رادھا کشن قصور کے زیر اہتمام ۱۲ واں ماہانہ درس قرآن وحدیث مورخہ 26 اکتوبر 2013ء بعد نماز مغرب مرکزی مسجد محمدیؐ اہلحدیث گندھیاں روڈ والی میں منعقد ہوا۔مولانا سمیع اللہ ساجد شیخوپوری خطیب سیالکوٹ نے فضائل ومسائل درود شریف پر مفصل و مدلل اپنے مخصوص انداز میں خطاب فرمایا۔جسے لوگوں کو خوب سراہا۔پروگرام کے آخر میں ملکی بقاو سلامتی کیلئے خصوصی دعا کی گئی۔

حکیم محمد یحیٰی عزیز ڈاہروی

ضرورت رشتہ

38 سالہ نوجوان،برسر روزگار،پہلی بیوی فوت شدہ،دو چھوٹے بچے موجود کیلئے راجپوت فیملی سے کنواری،بیوہ اور مطلقہ عورت کا رشتہ درکار ہے۔لاہور شہر اور گردونواح سے احباب رابطہ کریں۔

برائے رابطہ:میاں راشد 0321-7862212 لاہور

A.Y.F سٹی ساہیوال کا اجلاس

6 اکتوبر بروز اتوار صبح دس بجے مرکزی دفتر جامعہ ثنائیہ اہلحدیث میں A.Y.F سٹی ساہیوال کی کابینہ کا اجلاس ہوا۔جس کی صدارت سٹی صدر A.Y.F ایم ساجد غلام حسین نے کی معاون ناظم تبلیغ کی تجویز پر فیصلہ ہوا کہ ختم نبوتؐ کے مقدس عنوان پر شہر بھر کی مساجد میں پروگرام کئے جائیں۔سیکرٹری مالیات نے فنڈز کی ترسیل اور کولیکشن کے بارہ میں ہاؤس کو آگاہ کیا۔

جنرل سیکرٹری سٹی A.Y.F شاہد عتیق نے شرکاء کا شکریہ ادا کیا۔دعائے خیر پر اجلاس برخاست ہوا۔

منجانب:۔صاحبزادہ حافظ اسامہ صدیقی ناظم نشر واشاعت A.Y.F سٹی ساہیوال

نکاح آسان اپناؤ

ہمارے پاس ملک بھر کے اہل حدیث گھرانوں کے ہر فیملی سے پڑھے لکھے،برسر روزگار رشتے موجود ہیں۔صرف فون پر رابطہ کریں۔صبح 10 تا 4 بجے تک۔

حکیم محمد یحیٰی عزیز ڈاہروی کوٹ رادھا کشن قصور

0301-4481583, 0333-1470525

اہلحدیث کانفرنس

مرکزی جمعیت اہلحدیث ترکھنی بنگلہ کے زیر اہتمام 7 اکتوبر 2013ء کو چک نمبر 68/E.B ڈوگراں والا میں اہلحدیث کانفرنس منعقد ہوئی جس میں حافظ زکریا یزدانی،حضرت حافظ عبدالعزیز ربانی اور قاری عبدالرزاق طاہر نے تقاریر کیں۔

رپورٹ:۔قاری بلال شاد گجر نائب صدر A.Y.F تحصیل عارفوالہ

مرکزی عہدہ سے استعفیٰ کا اعلان

مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان کے نائب ناظم مولانا عبدالصمد معاذ نے ذاتی وجوہ کی بنا پر اپنے عہدہ سے استعفیٰ دے دیا ہے۔جسے امیر مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان نے قبول کر لیا ہے۔

عبدالرحیم قریشی قائم مقام ناظم دفتر 106 راوی روڈ لاہور

درخواست دعا صحت

مرکزی جمعیت اہل حدیث ضلع راولپنڈی کے ناظم مالیات حاجی سردار محمد بشیر اور ان کی زوجہ محترمہ شدید علیل ہیں۔احباب جماعت ان کی صحت کیلئے مسلسل دعائیں کروا رہے ہیں۔قارئین کرام سے بھی ان کی جلد صحت یابی کیلئے دعاؤں کی درخواست ہے۔قاری عبدالوکیل غازی نائب ناظم دعوت و تبلیغ ضلع راولپنڈی بھی سخت علیل ہیں۔

منجانب:۔محمد عمران الحق سلفی آفس سیکرٹری ضلع راولپنڈی

ضرورت رشتہ

نیک سیرت صوم وصلوٰۃ کی پابند اہل حدیث دوشیزہ ذات پات کی قید نہیں۔لاہور کے گردونواح سے نیک سیرت لڑکے رشتہ درکار ہے۔

نیک سیرت،پابند صوم وصلوٰۃ دوشیزہ کیلئے اہل حدیث متشرع لڑکے کا رشتہ درکار ہے۔ذات پات سے بالاتر ترجیحاً لاہور شہر اور گردونواح سے صرف سنجیدہ حضرات رابطہ کریں۔

رابطہ:۔0321-8402400

ضرورت رشتہ

☆ بیٹی تعلیم ایم اے انگلش بی ایڈ عمر 23 سال قوم ارائیں رہائش شاہدرہ لاہور کے لیے پڑھے لکھے برسر روزگار برابر تعلیم کے نوجوان کا رشتہ درکار ہے۔لاہور یا قریبی اضلاع

رابطہ: 0300-4984092

☆ بیٹی تعلیم ایم اے اردو بی ایڈ عمر 25 سال ارائیں،رہائش رانا ٹاؤن کے لیے پڑھے لکھے برابر تعلیم برسر روزگار کے ہم برادری نوجوان کا رشتہ درکار ہے۔فون: 0331-4892938

انتقال پر ملال

قاری عبدالمتین اصغر کو صدمہ

مرکزی جمعیت اہلحدیث پنجاب کے نائب امیر قاری عبدالمتین اصغر کی والدہ محترمہ مورخہ 4 نومبر تہجد کے وقت قضائے الٰہی سے وفات پاگئیں۔ مرحومہ نیک، صالحہ، پابند صوم و صلاۃ خاتون تھیں۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔

پہلی نماز جنازہ جامع مسجد توحید اہل حدیث تاجپورہ لاہور میں قاری عبدالمتین اصغر نے پڑھائی اور بعد میں ان کے آبائی علاقے قلعہ کالروالا میں نماز جنازہ مولانا عبدالجبار سلفی نے پڑھائی۔

شرکاء جنازہ مولانا محمد ارشد بیگم کوٹی، محمد ابراہیم سلفی، میاں محمد جمیل، حافظ اشرف قمر، عبدالرحمٰن زاہد، پروفیسر عبدالرحمٰن لدھیانوی، مولانا مشتاق احمد فاروقی، مولانا عبدالخالق، رانا محمد نصراللہ، امتیاز مجاہد، پروفیسر اکرم نسیم ججہ، نذیر احمد اسد بدوملہی دیگر علماء اور احباب گرامی کی کثیر تعداد شریک تھی۔

منجانب:۔محمد ابراہیم سلفی

مرکزی جمعیت اہل حدیث تحصیل کوٹ رادھا کشن ضلع قصور کے سرپرست شیخ میاں محمد اشرف اور گورنمنٹ ہائی سکول کوٹ رادھا کشن کے سابق ہیڈ ماسٹر شیخ میاں محمد اسلم شاکر کے والد گرامی، مسجد محمدیؐ اہلحدیث کے صدر شیخ میاں محمد عبداللہ آڑھتی 95 برس کی عمر میں 19 اکتوبر 2013ء کو انتقال کر گئے۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔

مرحوم نے تحریک پاکستان، تحریک ختم نبوتؐ اور تحریک نظام مصطفیؐ میں بھرپور کردار ادا کیا۔ ان کی ساری زندگی دین داری، محنت، مہمان نوازی، علماء کی خدمت، مساجد و مدارس سے تعاون میں گزری ہے۔ ان کی نماز جنازہ حافظ عبدالغفار روپڑی کی امامت میں ادا کی گئی۔ شرکاء جنازہ میں مولانا محمد شفیع ضلعی امیر، حافظ حسن محمود کمیرپوری ضلعی ناظم، پروفیسر ڈاکٹر عبیدالرحمٰن محسن، مولانا عنایت اللہ امین، مولانا حافظ احمد اللہ حامد لاہور، مولانا محمد الحق رحمانی حویلی لکھا، شیخ حکیم محمد عبداللہ پتوکی، مولانا عبدالرشید اصغیر، مولانا محمد صدیق الہ آباد، شیخ الحدیث مولانا عطاء اللہ حنیف، قاری عبدالباری ذوق ناظم پتوکی اور اور بڑی تعداد میں احباب جماعت نے شرکت کی۔

اللہ تعالیٰ مرحوم کی دینی، جماعتی مسلکی خدمات کو قبول فرما کر انہیں جنت الفردوس میں جگہ دے۔ آمین!

حکیم محمد یحییٰ عزیز ڈاہروی کوٹ رادھا کشن قصور

نرخنامہ اشتہارات ہفت روزہ ''اہل حدیث''

ہفت روزہ ''اہل حدیث'' لاہور میں اشتہار لگوا کر اپنی تجارت کو فروغ دیں۔

نرخنامہ اشتہارات فی اشاعت

- ☆آخری ٹائٹل (فورکلر)-/5,000روپے
- ☆اندرون ٹائٹل (فورکلر)-/4,000روپے
- ☆فل صفحہ نیوز (سنگل کلر)-/2500روپے
- ☆نصف صفحہ نیوز-/1200روپے
- ☆عام چھوٹے اشتہارات-/500روپے

نوٹ: اپنے اشتہارات خوبصورت ڈیزائن کروا کر مندرجہ ذیل پتہ پر ای میل کریں اور فون پر مطلع کریں۔

weeklyahlehadith@yahoo.com

حافظ محمد یلیین ظفر منیجر ہفت روزہ ''اہل حدیث'' 106 راوی روڈ لاہور 042-37720257, 0300-4478611

ضرورت رشتہ

لڑکا، نام: طاہر محمود ولد عبداللطیف

عمر: 25 سال قد: 5 فٹ 10 انچ

رنگ: گورا، مسلک: اہل حدیث

قوم: شیخ / اوپل کاروباری (سپر سٹور) کے لئے اہل حدیث گھرانے سے رشتہ درکار ہے۔

رابطہ: شیخ طیب معاویہ 0333-4124172

truebookway@yahoo.com

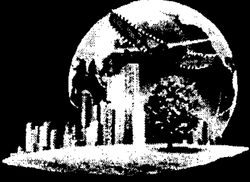
مرکزی جمعیت اہل حدیث پنجاب کی طرف سے عظیم پیشکش

صوبہ پنجاب کی ہر مسجد میں دینی لائبریری کے قیام کے لیے 50 ہزار روپے کی کتب صرف 20 ہزار روپے میں فراہم کی جائیں گی۔ جس میں ⊙ صحاح ستہ مترجم، ⊙ تفسیر ابن کثیر، ⊙ فتح الباری مترجم، ⊙ فتاویٰ علماء حدیث 14 جلد والا، ⊙ فتاویٰ حصاریہ 7 جلد والا، ⊙ فتاویٰ ثنائیہ، ⊙ فتاویٰ اہل حدیث، ⊙ فتاویٰ نذیریہ، ⊙ مشکوٰۃ شریف مترجم تخریج البانی اور مزید سیکڑوں دینی اصلاحی علمی و تحقیقی کتب شامل ہیں۔ خود تشریف لائیں اور اپنی پسند کی کتب کا انتخاب کریں تا کہ نوجوان نسل کے اندر دینی کتب کے مطالعہ کا شوق پیدا ہو سکے اور جہالت دور ہو۔ یہ ایک نادر موقع ہے اور اس سے فائدہ اٹھائیں۔

لاہور آنے سے پہلے ٹائم بک کروائیں۔ ایک دن میں صرف ایک مسجد کو کتب فراہم کی جائیں گی۔

رابطہ: عبداللطیف ربانی مدیر مکتبہ اصحاب الحدیث حافظ پلازہ پہلی منزل دوکان نمبر 12 مچھلی منڈی بالمقابل جلال دین ہسپتال اردو بازار لاہور

042-37321823, 0301-4227379



العمار ٹریولز اینڈ ٹورز پرائیویٹ لمیٹڈ

عمرہ کی سعادت سہولت اور بہترین رہنما کے ساتھ

عمرہ گروپ

روانگی مورخہ

6 جنوری

2014ء ان شاء اللہ

21 دن ہوٹل رہائش، فل ٹرانسپورٹ، ڈبل عمرہ

بمعہ ریٹرن ٹکٹ، ڈائریکٹ فلائیٹ کے ساتھ

حبیب الرحمٰن (چیف ایگزیکٹو)
0321-5004846
0300-9424846

عزیز الرحمٰن (ڈائریکٹر)
0320-4002046

زیر انتظام

العمار حج و عمرہ گروپ آرگنائزرز

گروپ میں شمولیت کے لیے فوراً رابطہ کریں

آفس نمبر LGF-19 ابرار بزنس سنٹر وحدت روڈ لاہور

0423-7521818
0423-7503100

مرکزی جمعیۃ اہلحدیث وفاقی کالونی جوہر ٹاؤن لاہور کے زیر اہتمام

بمقام مدرسہ جامعہ ام القریٰ لتحفیظ القرآن الکریم ★ جامع مسجد تقویٰ ایچ بلاک وفاقی کالونی لاہور

مرکز توحید و سنت

خطباتِ جمعۃ المبارک

زیر نگرانی

محترم جناب رانا محمد نصر اللہ خان صاحب حفظہ اللہ تعالیٰ
امیر مرکزی جمعیت اہلحدیث لاہور

زیر سرپرستی

جناب مقبول حسین صاحب بانی و متولی جامع مسجد تقویٰ

زیر قیادت

محترم جناب امتیاز احمد مجاہد ایڈووکیٹ
ناظم مرکزیہ لاہور

15 نومبر 2013 کا

محترم جناب خادم قرآن و سنت

مولانا عبدالمالک مجاہد صاحب حفظہ اللہ تعالیٰ

سربراہ دارالسلام
مصنف کتب کثیرہ
امیر مرکزی جمعیت اہلحدیث سعودی عرب

آغاز خطبہ 12:40

خواتین کیلئے پردہ کا انتظام ہوگا

22 نومبر 2013 کا

قائد یوتھ فورس حضرت مولانا حافظ ذاکر الرحمن صدیقی صاحب حفظہ اللہ
صدر AYF پاکستان



حافظ ممتاز حسین خطیب جامع مسجد تقویٰ H بلاک وفاقی کالونی جوہر ٹاؤن
وانتظامیہ

رابطہ نمبرز
0314-4202120
0321-2222574

زیر اہتمام مرکزی جمعیت اہلحدیث و اہلحدیث یوتھ فورس سٹی فاروق آباد

تلاوت: محمد انس سلفی صاحب مدرس جامعہ ھذا

شہادت سیدنا امام حسین رضی اللہ عنہ کانفرنس

ان شاء اللہ

محترم جناب ڈاکٹر ضیاء اللہ صاحب

بانی الجامعات
علماء کرام کے محسن و مربی
حضرت مولانا حافظ عبدالرزاق سعیدی رحمہ اللہ

زیر سرپرستی: قاری زاہد محمود سعیدی
زیر نگرانی: راشد محمود سعیدی
زیر نگرانی: ناصر محمود سعیدی

مہمانان گرامی
- ملک سردار محمد صاحب امیر مرکزیہ سٹی
- چوہدری عبدالرحمن کمبوہ صاحب
- چوہدری عمر حیات صاحب
- حاجی مدثر نعیم صاحب ملیار مرکزیہ سٹی
- میاں محمد رفیق عرف صاحب AYF سٹی
- ملک خالد محمود آڑھتی صاحب
- حاجی محمد یوسف صاحب AYF سٹی
- غلام رسول ڈوگر صاحب سیکرٹری AYF سٹی
- شیخ محمد عارف صاحب

زیر صدارت: محترم جناب سید محمد ارشد صاحب بن سید اصغر علی شاہ صاحب

بمقام: **دارالعلوم رحمانیہ** جامع مسجد اقصیٰ اہلحدیث اڈا لاریاں فاروق آباد

مورخہ **16 نومبر 2013** بروز **ہفتہ** بمطابق **11 محرم** بعد از نماز عشاء

خصوصی خطاب

حضرت مولانا محترم **عبدالباسط** صاحب شیخوپوری حفظہ اللہ
قائد ثانی فضیلۃ الشیخ
امیر مرکزیہ ضلع شیخوپورہ

جناب محترم قاری مقرر دلعزیز حضرت مولانا علامہ **سیف اللہ خالد** صاحب ملتانی
بن علامہ احمد سعید ملتانی رحمۃ اللہ علیہ

اہل محبت سے شرکت کی درخواست ہے۔

- مقرر خوش الحان حضرت مولانا محمد سلیمان اثری نائب امیر مرکزیہ پنجاب
- محترم جناب حضرت مولانا محمد رفیق طاہر صاحب فاروق آبادی
- محترم جناب حضرت مولانا حبیب الرحمان ساجد صاحب ٹھکاؤں بشر
- محترم جناب حضرت مولانا ڈاکٹر عبدالرشید صاحب فاروق آبادی
- محترم جناب حضرت مولانا حبیب الرحمان خلیق صاحب فاروق آبادی
- محترم جناب عزیز الرحمن اسد صاحب
- محترم جناب حضرت مولانا قاری عمران سلفی صاحب مدرس جامعہ ھذا
- محترم جناب حضرت مولانا امان اللہ مجاھد صاحب فاروق آبادی
- فاضل نوجوان حضرت مولانا محمد اشرف ربانی صاحب ناظم تبلیغ سٹی فاروق آباد

محترم جناب سعید احمد ساجد صاحب

خادم الجامعات صاحبزادہ شاہد محمود سعیدی صاحب

دارالعلوم رحمانیہ اڈا لاریاں فاروق آباد
0333-4278240
0301-4680156
0333-4122329
0334-4074008

Weekly **AHL- E - HADITH**
106, Ravi Road Lahore (54000)
Email: Weeklyahlehadith@yahoo.com
WEBSITE:www.ahlehadith.org/www.ahlehadith.com
CPL No 116
Head Office: 042-37729933
Fax: 042-37725525
Weekly Ahl-e- Hadith 042-37720257
Paigham Tv:042-37722876